Fortnightly

VOICE OF PAKISTAN

Toronto

Reg. No.236860 CP

VOL.1 | NO.20 | EID NUMBER | January 15,1973 | 25¢

خواجہ رفیق کے قتل کی تحقیقات منظر عام پر لائی جائے گی: قیوم خان

جمہوری طریق کار کو شر پسندوں کی مدد سے ناکام بنایا جا رہا ہے: اصغر خاں

[illegible]

غفار خاں کے پاکستان میں داخلہ پر کوئی پابندی نہیں

تین کروڑ شناختی کارڈ جاری ہوں گے: پاسپورٹ افسران کیخلاف کارروائی ہوگی

[illegible]

قومی اسمبلی کی دستوری کمیٹی کا اجلاس

[illegible]

ممتاز محب وطن رہنما خواجہ محمد رفیق کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

بنگلہ دیش کو تسلیم نہ کیا گیا تو صدر مستعفی ہو جائیں گے

تہران، ۱۹ دسمبر (ریڈیو رپورٹ) تہران ٹائمز نے اطلاع کے مطابق صدر بھٹو نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر قوم نے بنگلہ دیش کی علیحدہ حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو وہ عہدہ صدارت سے مستعفی ہو جائیں گے۔ صدر بھٹو کا خیال ہے کہ پاکستان اور برصغیر کے تمام مسائل کا حل بنگلہ دیش کو ایک آزاد اور خود مختار ملک کے طور پر تسلیم کر لینے میں مضمر ہے۔ اس طرح وہ بنیادی اختلافات کو ختم کر لینے کے بعد ملک کی تعمیر کر سکیں گے اور [illegible] کے مطابق ملک کو [illegible] ایک مضبوط اور باعزت ملک بنا سکیں گے۔ [illegible] کے انتہا پسند صدر کی پالیسیوں سے متفق نہیں چنانچہ وہ حکومت سے براہ راست تصادم چاہتے ہیں۔





خدا نے ہمیں یہ سنہری موقع عطا کیا ہے کہ ہم ثابت کر دکھائیں کہ ہم واقعی ایک نئی مملکت کے معمار ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ خدا کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ ہم یہ بار اٹھانے کے قابل نہ تھے۔

قائد اعظم پاکستان کے افسروں سے خطاب کراچی ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء

نامعلوم غنڈے فائرنگ کے بعد فرار ہو گئے

خواجہ صاحب تحریک استقلال کے جلوس میں شرکت کے بعد گھر واپس جا رہے تھے

ملزموں نے خواجہ صاحب کے ایک ساتھی کو بھی زخمی کر دیا

[illegible]

دوسری ان کے دل کے قریب لگی جس سے وہ فوراً گر پڑے۔ ایک اور گولی ان کے ساتھی اشفاق بٹ کی ران میں پیوست ہو گئی اور وہ بھی زمین پر گر پڑا۔ حملہ آور بعد ازاں بھاگ نکلے اور غائب ہو گئے۔ عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ قاتلوں کا گروہ اعلانیہ پستول اور خنجر ہوا میں لہرا رہا تھا۔ خواجہ صاحب کے گرتے ہی لوگ وہاں جمع ہو گئے اور بعض راہگیر خواجہ صاحب کو اپنی کار میں ڈال کر میو ہسپتال لے گئے لیکن خواجہ صاحب ہسپتال کے حادثاتی مرکز میں پہنچتے ہی وفات پا گئے۔ ان کی رحلت کی خبر سنتے ہی اندرون شہر کہرام مچ گیا۔ اپوزیشن لیڈروں اور شہریوں کی بھاری تعداد میو ہسپتال پہنچنا شروع ہو گئی جس پر وہاں پولیس کی بھاری جمعیت متعین کر دی گئی۔ خواجہ صاحب کے دوست اور ساتھی میو ہسپتال سے ان کی نعش زبردستی اپنے ساتھ لے گئے اور نعش کا پوسٹ مارٹم کرنے کی اجازت نہیں دی۔ نعش جونہی اندرون شہر پہنچی لوگ اپنے گھروں سے نکل آئے۔ شہر کے دیگر حصوں میں بھی خواجہ رفیق کے قتل کی خبر آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگ خواجہ صاحب کی رہائش گاہ اندرون لوہاری گیٹ پہنچنا شروع ہو گئے۔

اندرون لوہاری گیٹ اور انار کلی میں لوگوں نے [illegible]

[illegible]

افغانستان اور پاکستان کے تعلقات مزید مضبوط ہوں گے: صدر بھٹو

[illegible]

گورنر پنجاب نے خواجہ محمد رفیق کے قتل کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا

افسوسناک واقعہ کی شدید مذمت اور گہرے رنج و غم کا اظہار

لاہور ۲۰ دسمبر (اے پی پی) گورنر پنجاب مسٹر غلام مصطفیٰ کھر نے ممتاز سیاسی رہنما خواجہ رفیق کی ہلاکت کے افسوسناک واقعہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور اس کی شدید مذمت کی ہے۔ گورنر کے پریس سیکرٹری نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں گورنر پنجاب کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے کہ خواجہ صاحب کے قتل کے مجرم سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔ گورنر نے اس واقعہ کی فوری عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ تحقیقات ہائی کورٹ کے ایک جج کریں گے۔

دریں اثنا حکومت پنجاب نے آج رات ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آج پاکستان اتحاد پارٹی کے لیڈر خواجہ محمد رفیق کو بعض نامعلوم افراد نے اس وقت جبکہ وہ منٹگمری روڈ اور کوپر روڈ کا چوک پار کر رہے تھے گولی کا نشانہ بنا دیا اور انہوں نے ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ دیا۔ یہ افسوسناک سانحہ آج تحریک استقلال کے زیر اہتمام نکالے گئے جلوس کے آدھ گھنٹہ بعد ہوا جو پرامن طور پر اسمبلی ہال کے سامنے ختم ہو گیا تھا۔

جنگی قیدیوں پر بنگلہ دیش کی سرزمین پر ہی مقدمہ چلایا جائیگا: مجیب

فوج سے ساز باز کرنے والے پاکستانیوں پر بھی مقدمہ چلے گا۔ ریس کورس میں تقریر

[illegible]

سید لم ۱۱ جنوری ۱۹۷۳ء

کو سوگی، ایم۔ ایس۔ اے

پاکستان کے جنگی قیدی فوراً رہا کئے جائیں

بھارت سے رابطہ عالم اسلامی کا مطالبہ

سامراجی اور صیہونی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے متحد ہو جائیں

حجاز مقدس آنے والے زائرین کے نام شاہ فیصل کی اپیل

[illegible] سامراجی طاقتیں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں [illegible] تعاون و امداد کی پیشکش کی۔

آندھرا پردیش میں تحریک علیحدگی

پولیس کے دو ہزار جوان طلب کیے گئے

مظاہرین پر گولی چلا دی گئی

ایک ہلاک ۹ مجروح

[illegible]

وزارت قانون اور قومی اسمبلی کا سیکرٹریٹ قطعی مسودہ تیار کر رہا ہے

آئین کمیٹی کی رپورٹ اور مسودہ آئین ۳۱ دسمبر کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جائیگا

کمیٹی کے ارکان ۳۰ دسمبر کو مسودہ اور رپورٹ پر دستخط کریں گے

اسلام آباد ۱۵ دسمبر ریڈیو رپورٹ آئین کمیٹی پاکستان کے مستقل آئین کی تیاری کا کام مکمل کر لیا ہے اور اپنی سفارشات کو مقررہ مدت سے پہلے ختم کر کے انہیں آخری شکل دے دی ہے۔ کمیٹی کے آج کے اجلاس کی صدارت مرکزی وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کی انہوں نے کام کی تکمیل پر آئین کمیٹی کے ارکان کو مبارکباد دی اور کمیٹی میں شامل تمام ارکان کا شکریہ ادا کیا انہوں نے کہا کہ ارکان نے جس رواداری اور جذبہ کا اظہار کیا ہے وہ قابل ستائش ہے آئین کا قطعی مسودہ اب وزارت قانون و پارلیمانی امور اور قومی اسمبلی سیکرٹریٹ آئین کمیٹی کے فیصلوں کی روشنی میں تیار کرے گا جسے آئین کمیٹی قطعی مسودہ قانون پر ۲۹ دسمبر کو اپنے شام کے اجلاس میں غور کرے گی آئین کے قطعی مسودہ اور آئین کمیٹی کی رپورٹ پر کمیٹی کے ارکان ۳۰ دسمبر کو گیارہ بجے صبح دستخط کریں گے یہ رپورٹ اور مسودہ آئین ۳۱ دسمبر کو قومی اسمبلی کو پیش کیا جائے گا اسی روز اسمبلی کا اجلاس آئین ساز ادارے کی حیثیت سے ہوگا آئین کمیٹی کے موجودہ سیشن کا اختتام کا اجلاس میں ۲۵ پانچ گھنٹے تک جاری رہا ۲۵ میں سے اٹھارہ ارکان نے شرکت کی جن میں تمام سیاسی پارٹیوں کے نمائندے شامل تھے کمیٹی کا موجودہ سیشن ۴ دسمبر کو شروع ہوا تھا اور اس کے روزانہ اجلاس ہر کے سوا ہر کل دو اجلاس ہوتے اور تین گھنٹے تک جاری رہتے اور ہر مذاکرات میں شامل اجلاس میں اوسطاً ۲۰ سے ۲۲ تک ارکان شرکت کرتے رہے۔

صدر سے چینی وفد کی ملاقات

راولپنڈی ۱۶ دسمبر ... چینی تجارتی وفد کے ... [illegible] ... آج صدر بھٹو سے ملاقات کی

پاکستان چین کو چار کروڑ روپے کا کپڑا اور سوتی دھاگہ برآمد کرے گا

چین کا سہ رکنی سوتی کپڑے کا وفد پاکستان پہنچ گیا

کراچی ۱۶ دسمبر ... چین کا سہ رکنی تجارتی وفد آج یہاں پہنچا وفد نے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے اعلیٰ افسروں سے ملاقات کی اور پاکستانی پارچہ جات، صنعت اور حرفت کی مصنوعات کی درآمد کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا ... [illegible] ... انہوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کے درمیان تجارتی تعلقات میں اضافہ ہوگا ... [illegible] ... پاکستان اور چین کے درمیان مال کے بدلے مال کی بنیاد پر تجارتی معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت پاکستان سے چار کروڑ روپے کی مالیت کے پارچہ جات، سوتی دھاگہ اور چونڈی کا ... [illegible] ... اپنے قیام کے دوران مختلف ملوں کا بھی معائنہ کرے گا۔

[illegible] ... آندھرا پردیش ... علیحدہ صوبہ ... [illegible] ... ۱۹۵۶ء میں الحاق کیا گیا تھا۔

دو سال تک فوج میں رہنے والے تمام باشندوں کو شناختی کارڈ جاری کئے جائیں گے

تمام باشندوں کی رجسٹریشن ہو گی، صدارتی کابینہ کے فیصلے

راولپنڈی ۱۶ دسمبر اے پی پی مرکزی کابینہ کا جو اجلاس آج پانچ گھنٹے تک صدر بھٹو کی صدارت میں ہوا اس میں ۱۰ سال سے زائد تمام پاکستانی باشندوں کو شناختی کارڈ رکھنے اور اپنی رجسٹریشن کرانے ... [illegible] ... ایکٹ ... [illegible] ... پاکستانی باشندے کو شناختی کارڈ کے لئے کوئی قیمت ادا نہیں کرنی پڑے گی ... [illegible] ... پاکستان کے مستقل باشندے بن سکنے کے مجاز ہوں گے۔

[illegible]

آج آنکھ مرے سینے میں مرجھا کے اتری
زندہ آئی ہو آنکھ میں سمٹ آئے
[illegible]

سلیم احمد

پنجاب کے وکلاء کا کنونشن ۲۳ دسمبر کو ہوگا

قومی جمہوریت چلانے کے لیے ... [illegible]

لاہور ۱۶ دسمبر ... [illegible] ... کنونشن ۲۳ دسمبر کو لاہور میں ہوگا ... [illegible]

پنجاب کے اہم تجارتی شہروں کو آئندہ سال ہیلی کاپٹر سروس کے ذریعہ ملا دیا جائیگا

سب سے پہلے لائل پور، ملتان اور گوجرانوالہ کے درمیان سروس شروع کی جائیگی

پی آئی اے کے کارکنوں کی امداد کے لیے پچاس لاکھ روپے کی رقم مختص کر دی گئی ہے: میاں رفیق احمد

لائل پور ۱۶ دسمبر ... [illegible] ... پنجاب کے وزیر خزانہ میاں رفیق احمد ... [illegible] ... ہیلی کاپٹر سروس ... [illegible] ... لائل پور، ملتان اور گوجرانوالہ کے ساتھ ... [illegible]

ہم ہر آزمائش پر پورے اتریں گے: جنرل نیازی

[illegible] ... جنرل امیر عبداللہ خان نیازی ... [illegible]

یونین کونسلوں کی سطح پر کمیونٹی سنٹر کھولے جائیں گے: شیخ رشید

سماجی بہبود کا جامع منصوبہ اسی ماہ صدر بھٹو کو پیش کر دیا جائے گا

صحت پالیسی پر غور کرنے کے لئے اعلیٰ سطحی کمیٹی کا اجلاس طلب کر لیا گیا

[illegible]

اعجاز حسن قریشی اور مجیب الرحمٰن شامی کو توہین عدالت پر سزا

لاہور ہائی کورٹ کے مکمل بنچ کا حکم: خان زمان خان بری کر دیئے گئے

[illegible]

پاکستان اور ایران کا ایک دوسرے کے حالات سے متاثر ہونا فطری امر ہے: گورنر بگٹی

[illegible]

ڈھاکہ انتظامیہ نے برطانوی وکیل ڈنگل فٹ سے نامناسب سلوک کیا ہے

وکلاء کے بین الاقوامی کمیشن کی طرف سے شدید احتجاج

[illegible]

شاہی گارڈوں کے اجراء کا مقصد کسی شہری کو پریشان کرنا نہیں

[illegible]

آغا شورش نے بھوک ہڑتال کر دی

[illegible]

خواجہ رفیق کا قتل اندوہناک ہے

شورش صاحب کی نظربندی

جس قدر جلدی ختم کر دی جائے

اتنا ہی بہتر ہے

[illegible]

خواجہ رفیق کے قتل کے الزام میں تین افراد گرفتار کر لئے گئے

[illegible]

مشرقی پاکستان کے بھائیوں کو اتحاد کا راستہ دکھانے کے لیے مغربی پاکستانیوں کو متحد ہو جانا چاہیئے

مجیب کے خلاف شدید عوامی غیظ و غضب پیدا ہو چکا ہے

مشرقی پاکستانی بھائیوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے لیے پوری کوشش کی جا رہی ہے

جغرافیائی دوری کوئی حیثیت نہیں رکھتی اسلام ہمیں متحد رکھے گا: نورالامین

[illegible]

یہ حکم اپنی درخواست پر جاری کیجئے

[illegible]

دو اسمگلر پکڑے گئے ڈیڑھ لاکھ کا کپڑا برآمد

[illegible]

مناؤ جشن مناؤ کہ عید آئی ہے

قمر زمان مینن

اُٹھاؤ جام اُٹھاؤ کہ عید آئی ہے — غم شکست بھلاؤ کہ عید آئی ہے

دلوں کے زخم مٹاؤ کہ عید آئی ہے — مناؤ جشن مناؤ کہ عید آئی ہے

قفس نصیب صفیروں سے تم کو کیا نسبت

مناؤ جشن اسیروں سے تم کو کیا نسبت

ہماری عید ہی کیا ہم عدو کے ہاتھ میں ہیں — سحر بھی ہو گی، ابھی تو سیاہ رات میں ہیں

قدم قدم پہ وہ دشمن ابھی تو گھات میں ہیں — ابھی تو موت کے چنگل میں، ہم حیات میں ہیں

کسی کی عید ہی کیا جب کوئی حبیب نہ ہو

نماز عید بھی شاید ہمیں نصیب نہ ہو،

یہ اور بات عدو کا شکار ٹھہرے ہیں — بہت ذلیل، بہت بے وقار ٹھہرے ہیں

وطن سے دور غریب الدیار ٹھہرے ہیں — کہ تم تو ہم ہیں سزاوار دار ٹھہرے ہیں

دلوں کو وجہ سکون و قرار ہم بھی تھے

روش روش پہ چمن کی بہار ہم بھی تھے

وطن کی آن پہ لاکھوں سے ہم لڑے کہ نہیں؟ — ہماری راہ میں سنگ گراں پڑے کہ نہیں؟

بھگا دیا تھا صفوں کو کھڑے کھڑے کہ نہیں؟ — ہمارے نام سے لرزے بڑے بڑے کہ نہیں؟

ہری نہ فتح تو مر جائیں گے یہ ٹھانی تھی،

تمہارے حکم پہ ہم نے شکست مانی تھی،

لڑے تھے ہم نہ کسی مہ جبین کی خاطر، — ہمارا جہد تھا علم و یقین کی خاطر،

یہ کشمکش تھی اصولوں کی، دین کی خاطر — ہماری جنگ تھی اپنی زمین کی خاطر،

سنو ہماری کہ اب بند یہ زباں نہ رہے

تمہارے نام پہ ہم سربکف کہاں نہ رہے؟

ہمارا جرم یہ ہے، ہم تھے پاسبان وطن — ہزاروں میل کی سرحد پہ دی اذان وطن

یہ اپنا اپنا مقدر ہے ساکنان وطن — جو مر گئے وہی اچھے تھے کشتگان وطن

ہوا جو بدلی زمانے کی، سب اصول گئے

ہمیں تو موت بھی بھولی ہے تم بھی بھول گئے

بقیہ از صفحہ ۱۹

[illegible]

آج کہ بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے

شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

[illegible]

معمار حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز

از خواب گراں، خواب گراں، خواب گراں خیز

فلمی صنعت کے بزرگوں کا خیال تھا کہ وہ کبھی اداکارہ نہ بن سکے گی

یہ ان دنوں کی بات ہے، جب بعض فلمی اخبارات میں وحید مراد کی ریٹائرمنٹ کی خبریں شائع ہو رہی تھیں۔ ان خبروں کی صداقت معلوم کرنے کی غرض سے میں نے کراچی کے ایسٹرن اسٹوڈیو میں وحید سے ملاقات کی۔ وحید نے میرے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جس میں ان خبروں کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا تھا "میں فلمی صنعت کے ساتھ زبردستی کے ساتھ چپکا نہیں رہنا چاہتا، اس سے پہلے کہ فلمی صنعت مجھے چھوڑ دے میں اس سے خود ریٹائر ہو جاؤں گا۔ اور میرے خیال میں ابھی ایسا وقت نہیں آیا۔ لہٰذا آپ میرے ریٹائرمنٹ کی خبر کو غلط سمجھیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے وحید نے کہا تھا کہ "ایک اداکار کے لئے ریٹائر ہونے کے لئے وہی وقت بہترین ہوتا ہے کہ جب اسے احساس ہو جائے کہ ابھی اس کے عروج کے کچھ دن باقی ہیں۔"

پچھلے دنوں بعض فلمی اخبارات میں اداکارہ شمیم آرا کی ریٹائرمنٹ کی خبریں شائع ہوئیں تو مجھے وحید کی بات بڑی شدت سے یاد آئی۔ اس کے ساتھ ہی میں نے سوچا کہ کیا شمیم آرا نے ایک اداکارہ کی حیثیت سے اپنا وہ سفر ختم کر دیا ہے جس کا آغاز سترہ سال پہلے "کنواری بیوہ" سے ہوا تھا۔ آخر وہ کون سا احساس ہے جس نے شمیم آرا کو انتہائی عروج کے موقع پر اداکاری سے ریٹائر ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس کی بے شمار وجوہات ہو سکتی ہیں۔ لیکن شمیم آرا نے یہ کہہ کر لوگوں کو ان وجوہات کے گورکھ دھندوں میں الجھنے سے بچا دیا ہے کہ اب تو یوں لگتا ہے جیسے میں کچھ تھک سی گئی ہوں۔ میری خواہش ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو میں اداکاری ترک کر کے صرف فلمساز بن جاؤں۔"

شمیم آرا اگر اداکاری ترک کر کے صرف فلمساز بن جاتی ہے تو بھی فلموں سے دلچسپی رکھنے والے اسے کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے۔ اسکرین پر اس کے سترہ ناکام و کامیاب سال، فن کی تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ یاد گار رہیں گے۔ اپنی اداکارانہ زندگی کے سترہ سالوں میں شمیم نے فنکاری کے جو سنگ میل چھوڑے ہیں، انہیں کبھی نہیں بھلایا جا سکے گا۔

آج جب سفر پر شمیم آرا کو اپنی تھکن کا احساس ہوا ہے اس کا آغاز ۱۹۵۷ء میں کراچی میں بننے والی ایک فلم "کنواری بیوہ" سے ہوا تھا۔ زندگی کی دیگر تلخ حقیقتوں کی طرح شمیم اپنی اس پہلی فلم سے ہونے والے تجربات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اسے اپنی شدید مصروفیتوں میں بھی یہ بات نہیں بھولتی کہ جب وہ پہلی بار اس فلم میں کام کرنے کے لئے اسٹوڈیو کے رنگین ماحول میں آئی تھی۔ تو ایک ساؤنڈ ریکارڈسٹ نے اس کی آواز سننے کے بعد کہا تھا: "لڑکی تم کبھی اداکارہ نہیں بن سکتیں۔"

"کیوں۔۔۔؟" اس نے بڑی بے چارگی سے پوچھا تھا۔

"اس لئے کہ تمہاری آواز خراب ہے۔"

"اس کے بعد اس کی آواز کی یہ خصوصیت" پورے

خود شمیم آرا کو بھی یقین ہوگیا

کہ اس کی آواز اچھی نہیں

اسٹوڈیو میں مشہور کر دی گئی۔ وہ چہرے پر میک اپ کی تہہ چڑھائے جب بھی سیٹ پر جاتی، بے شمار آوازوں میں اسے قدم قدم پر یہ سرگوشی ضرور سنائی دیتی۔

"اس کی آواز خراب ہے۔"

"یہ اداکارہ نہیں بن سکتی، اس کی آواز خراب ہے۔"

معصومیتوں کی دنیا کی اجنبی مسافر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان سرگوشیوں کو سنتی اور ان چبھتے ہوئے جملوں کو اپنے دل میں پیوست ہوتے محسوس کرتی اور خاموشی سے گردن جھکا لیتی تھی۔



شمیم آرا اداکاری کے ذریعے اپنے تجربات کا اظہار کرتی ہیں

بے رحم نقریباً اس کے تعاقب میں رہتیں اور جب بھی وہ اپنی جھکی ہوئی گردن اٹھا کر اجنبی لوگوں کے ریاکار چہروں سے دوستی اور خلوص کی توقع کا اظہار کرتی، لوگوں کی خاموش نظروں سے تیر اپنی پوری ستم کاریوں کے ساتھ برسنے لگتے۔

"یہ کبھی اداکارہ بن ہی نہیں سکتی۔"

"اس کی آواز تو بالکل ہی خراب ہے۔"

چند دن شوٹنگ کے دوران شمیم آرا نے یہ ایک فقرہ اتنی بار سنا کہ خود اسے بھی یہ احساس ہونے لگا کہ اس کی آواز واقعی خراب ہے۔ چنانچہ اسی احساس کے ساتھ وہ ایک دن اپنے ہدایت کار کے پاس پہنچی۔

ہدایت کار نے جلدی سے پوچھا "کیا بات ہے؟"

"سب لوگ کہتے ہیں۔" اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔

"کیا کہتے ہیں؟" ہدایت کار نے پوچھا۔

"میری آواز خراب ہے۔"

"تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"لڑکی، یہ تجربہ کار ہدایت کار نے کہا: "یہ فلم انڈسٹری ہے۔ یہاں آنے والے ہر فنکار کے بارے میں ایسے بے شمار نقص تلاش کئے جاتے ہیں جو اس میں نہیں ہوتے۔ لوگوں کو نقص تلاش کرنے دو اور اپنے کام سے کام رکھو۔ یہاں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو دوسروں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اگر تم لوگوں کی باتوں میں کھو گئیں تو ان کے جملے تمہاری صلاحیتوں کو چاٹ جائیں گے اور تم ان کے اظہار سے پہلے ہی روشنیوں کی دنیا سے نکال دی جاؤ گی۔ سمجھیں، تمہاری آواز میں کوئی نقص نہیں ہے، اطمینان سے اپنا کام کئے جاؤ۔"

ہدایت کار کی اس بات نے شمیم آرا کو ایک ایسا حوصلہ عطا کیا جس کو کام میں لاتے ہوئے اس نے اپنی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ فلم کی عکس بندی میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس نے اسی حوصلے کے ساتھ "کنواری بیوہ" کی تکمیل تک روشنیوں کی دنیا میں ایک اجنبی کی طرح فن کا سفر شروع کیا اور "سہیلی"

کی راہوں پر لگا دیا۔ وہ اس میں ایک ایسی خود اعتمادی آگئی جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ بڑی اعتماد کے ساتھ باتیں کرنے لگی۔

آج وہی شمیم آرا سیٹ پر بات بات پر قہقہے لگاتی ہے اور کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ اسے منع کر سکے۔

شمیم آرا ایک انتہائی جذباتی فنکارہ ہے۔ وہ اپنی زندگی کے ہر تجربے کو اپنے کرداروں میں سمو دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا ہر کردار برسوں یاد رکھا جاتا ہے۔ اس کی زندگی میں اگرچہ خوشیاں ہی خوشیاں بکھری ہوئی ہیں، لیکن بعض ایسے دکھ بھی موجود ہیں جنہیں یاد کر کے اس کی آنکھوں کے کنارے بھیگ جاتے ہیں۔ شمیم آرا کو ماں کی محبت سے محرومی کا شدت سے احساس ہے۔ بیشتر المیہ کرداروں کو ادا کرنے سے پہلے وہ اپنی اس محرومی کے احساس کو تازہ کر لیتی ہے جس کی وجہ سے اداسی کے رنگ اس کے چہرے پر پھیل جاتے ہیں اور ان رنگوں کے ساتھ جب وہ اپنے کردار کو ادا کرتی ہے تو وہ دکھ کی حقیقی تصویر بن کر تماشائیوں کے سامنے آتی ہیں۔

"واقف کرا دیا" اور "صاعقہ" جیسے سنگ میل چھوڑ کر فن کی شاہراہ پر ایک فاتح جیسی شان کے ساتھ آج تک آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ "کنواری بیوہ" میں کام کرتے وقت جس ساؤنڈ ریکارڈسٹ نے اس کی آواز کو خراب قرار دیتے ہوئے اس بات کی پیش گوئی کی تھی کہ شمیم کبھی اداکارہ نہیں بن سکے گی، آج اسے ملک کی سب سے بڑی اداکارہ سمجھتا ہے۔

"کنواری بیوہ" سے "وحشی" تک کے سفر میں شمیم آرا نے جہاں بے حساب شہرت حاصل کی ہے وہیں وہ بہت سے سکینڈلز میں بھی ملوث رہی ہے۔ اس سفر میں اسے نیک نامی بھی ملی ہے۔ اور بدنامی کے داغ بھی اس کے نصیب میں آتے ہیں۔ یہ داغ دینے والوں میں اپنے بھی ہیں اور بیگانے بھی، لیکن اسے کسی سے شکوہ ہے نہ شکایت، وہ ہر بات سنتی ہے اور ہر تحفہ کو احتیاط کے ساتھ اپنے سینے سے لگا لیتی ہے۔

شمیم آرا کی یادوں کے خزانے میں بڑی انمول یادیں محفوظ ہیں۔ اپنی پہلی فلم کے دوران ایک منظر کی عکس بندی کے دوران انہیں اداکار سے ساتھ کام کرنا تھا۔ ان دنوں مذکر کی شہرت کا سورج ڈوبا نہیں تھا۔ انہیں دیکھتے ہی شمیم آرا کو ہنسی آجاتی تھی۔ یہ دیکھ کر ہدایت کار نے شمیم آرا کو اس بری طرح ڈانٹا کہ وہ سیٹ پر رونے لگی۔

شمیم آرا کہتی ہے کہ یہ واقعہ میری اداکارانہ زندگی کا سب سے بڑا استاد ہے۔ اس کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ اس دن سے میں نے کام کو کبھی مذاق نہیں سمجھا۔

ہدایت کار کی اس ڈانٹ کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ اس دن سے شمیم آرا نے سیٹ پر باتیں کرنا چھوڑ دیا اور لگاتار تین سال تک وہ سیٹ پر خاموش بیٹھی رہی۔ وہ مکالمے بولتے ہوئے بولتی اور اس کے بعد خاموشی سے اپنے گھر آجاتی۔ اس دوران اس کی ابتدائی فلمیں بری طرح ناکام ہو گئیں اور شمیم آرا جو بیرون [illegible] سے آئی تھی ثانوی کردار کرنے لگی۔ شمیم آرا کی اسی خاموشی کی وجہ سے لوگوں نے اسے گونگی کہنا شروع کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی پہلی کامیاب فلم [illegible] نمائش کے لئے پیش ہوئی۔ اس فلم کی کامیابی نے شمیم آرا [illegible]



آئندہ شمارہ میں

"طاہرہ سید اور ان کا فن"

پہنچی وہیں پہ خاک ...

کراچی (اقبال احمد خان نامہ نگار خصوصی) گلوکارہ شہناز بیگم جنہوں نے گزشتہ دنوں سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ بنگلہ دیش کسی قیمت پر نہیں جائیں گی گزشتہ ہفتے پراسرار طور پر کابل کے راستے فرار ہو گئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ منت پوری ہوتی بنگلہ دیش پہنچیں گی۔ شہناز بیگم کے فرار کے بعد جب نامہ نگار شہناز بیگم کی رہائش واقع پی ای سی ایچ سوسائٹی پہنچا تو اس کے برآمدے میں ایک ٹوٹیہ ایک دری اور ایک چادر گری پڑی تھی اور مکان میں تالا لگا ہوا تھا۔ شہناز بیگم کے ایک پڑوسی مسٹر محمد ابراہیم جو پاکستان شپ اونرز ایسوسی ایشن کے سیکرٹری رہ چکے ہیں انہوں نے ہمارے نامہ نگار کو بتایا کہ شہناز کے گھر بے شمار لوگ رات گئے تک کاروں میں آتے تھے جن میں بڑی تعداد بنگالیوں کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے بہت سی کاروں کے نمبر نوٹ کر رکھے ہیں۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ کچھ عرصہ قبل پولیس نے بھی ان کے مکان پر چھاپہ مارا تھا۔ مسٹر ابراہیم کا کہنا ہے کہ شہناز بیگم اپنے پڑوسیوں سے ملنے سے بہت گھبراتی تھی اور نہایت پراسرار طریقہ پر رہتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ شہناز بیگم اپنے ایک رشتہ دار کو اسی گھر میں چھوڑ گئی ہے۔ یہ مکان شہناز بیگم نے تین ماہ کا ایڈوانس دے کر لیا تھا۔ یہ مدت دسمبر میں ختم ہو رہی ہے۔ اس گھر کے اندر کا فرنیچر پڑا ہے اور فرنیچر کا مالک بیانا فرنیچر لینے کا منتظر ہے۔ یاد رہے کہ کچھ دنوں قبل شہناز بیگم کے فرار کی خبریں مختلف اخبارات میں آئی تھیں تو شہناز بیگم اور اس کی والدہ نے ان خبروں کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ گلوکار عالم کی سمجھ میں نہیں آتا اور سوہنی دھرتی جیسے نغمے گانے والی شہناز اب کبھی بنگلہ دیش واپس نہیں جائے گی۔ مگر اس بیان کے فوری بعد وہ پراسرار طور پر فرار ہو گئیں۔ یہی کیفیت بہت سے بنگالی فنکاروں کی ہے جن میں شبنم، رحمن اور روبینہ شامل ہیں جو اب تک یہی کہتے ہیں کہ ہم کسی قیمت پر بنگلہ دیش نہیں جائیں گے۔





اداکار اعجاز شامن؟ ... نیّر سے نکاح کے بعد اداکارہ زیبا، شبنم اور رانی کے ساتھ

The Voice Of PAKISTAN. Toronto

Vol.1. No. 20. | January 15, 1973.

Recognition of Bangladesh opposed

Bhutto tells 30,000 Pakistanis to 'go to hell'

KARACHI (UPI-Reuter) – President Zulfikar Ali Bhutto of Pakistan told 30,000 people at a rally here yesterday to "go to hell" when they replied with a volley of "no's" to his plea for Pakistani recognition of breakaway Bangladesh.

A year ago, in the same park, thousands shouted "yes" to a similar appeal from Bhutto, then the newly appointed president, for their approval for the release of Sheik Mujibur Rahman, now the prime minister of Bangladesh.

Yesterday, however, Bhutto appeared visibly annoyed when the crowd, including many workers of his Pakistan People's Party, vocally rejected his proposal for the recognition of Bangladesh.

"You go to hell," he told them.

When he had calmed down, he said: "I accept your verdict, I honor your decision, so now sit down."

Earlier in his 75-minute speech, Bhutto had said: "Mujib can go to hell. Bangladesh can go to hell. I'm not bothered about it. I'm bothered about my people."

Sheik Mujib has demanded Pakistani recognition of Bangladesh, formerly the east wing of Pakistan, before he will agree to the release of 900 00 Pakistani prisoners taken during the Indo-Pakistani war a year ago.

We wish our readers a happy Eid.

Govt. won't allow political violence

A spokesman of the Central Government condemned in Lahore on Thursday acts of political violence in the country and said now that a democratic process had been evolved, there should be no room for agitational politics.

He said President Z. A. Bhutto has already expressed his sense of deep sorrow over yesterday's senseless act of violence resulting in the death of Khwaja Mohammad Rafiq and a judicial inquiry has also been ordered. Now there should be no further provocations.

Acts of political violence, he added, could not be tolerated in Pakistan as such acts were fraught with the danger of working as a Russian roulette and cause chain reaction.

Referring to the question of recognition of Bangladesh, the spokesman said the President had already stated that the matter would be considered after elections in Muslim Bengal and in keeping with the wishes of the people expressed through the National Assembly and the public opinion assessed by the President and his Government. After that, he added, there should have been no threats of scaling the walls of Government House and it was in any case the responsibility of the Government to maintain law and order.

Identity cards

The spokesman said the system of issuing identity cards to citizens approved by the Central Cabinet on Wednesday was designed to organise social services and help the people themselves for voting and issue of ration cards. He said this would be a simple citizens card and the purpose was to help the people. The system would cover the entire population including that living in villages in the due course of time and its process and details were being worked out.

Answering a question, he said the 'purdah' of ladies would not be violated. If ladies with 'purdah' could go out of the country on passports, they could have citizens card. No photographs of such ladies would be required for such cards.—APP.

Crime Branch in charge of probe: 3 held

BY A STAFF REPORTER

The Inspector-General of Police, Punjab, Sahibzada Rauf Ali, has entrusted the investigation of Kh. Mohammad Rafiq's murder to the Crime Branch Police.

A team of the Crime Branch Police has begun investigations afresh.

According to the police Surgeon, physical check of the body revealed that two bullets had hit Kh. Rafiq—one in the vicinity of his chest and the other in the abdomen. The bullet injury in the chest proved fatal.

Police have arrested three of the accused, including the two named in the FIR which was lodged with the Qila Gujar Singh Police by Mr. Tufail Butt, a resident of Gumti Bazar and a Proof-Reader at Sethi Printing Press.

The arrested are: Ch. Manzoor Hussain, President and Abdul Qavi, General Secretary of the Truck Drivers Union and Malik Mohammad Siddique, an office bearer of Rickshaw and Taxi Drivers Union whose name is not among the accused mentioned in the FIR.

The police are looking for Hamid Sarwar, a local lawyer, Alam Butt and Mazhar, stated to be a resident of Tibbi.

5 Adamjee Group executives held in B.D.

DACCA, Dec. 21: Police arrested five top executives of the Adamjee Group of companies on charges of corruption and misappropriation of public funds yesterday.—Reuter.

'Azan-e-Haq' editor, printer jailed for contempt of court

Mr. Mujubur Rahman Shami, Editor, and Dr. Ejaz Hussain Qureshi, printer of Urdu weekly "Azan-e-Haq", were sentenced to varying terms of imprisonment for contempt of the court by a full bench of the Lahore High Court on Thursday.

Mr. Shami was awarded six months' simple imprisonment and a fine of Rs. 2,000 or in default six weeks' further imprisonment while Dr. Ejaz Hussain was sentenced to undergo four months' simple imprisonment and pay a fine of Rs. 1,500 or in default a further imprisonment for four weeks.

The Bench comprised Chief Justice Sardar Muhammad Iqbal, Mr. Justice Ataullah Sajjad and Mr. Justice Muhammad Afzal Zullah.

A bail plea moved on behalf of the convicts after pronouncement of the judgment was rejected and they were sent to the jail.

Though the court held Khan Zaman Khan, publisher of the weekly, also guilty findings had not been recorded against him as according to the judgment he had no knowledge whatsoever of the publication of the article which was printed at Lahore and his place of residence being SargodhalMianwali and also that he had tendered an unqualified apology.—APP.

20 escape bids by Pak POWs

NEW DELHI, Dec. 21: "A total of 20 attempts had been made by Pakistani prisoners-of-war to escape from different POW camps in India," Defence Minister Jagjivan Ram told Parliament today.

Sixty-one POWs attempted to escape, of which 34 were recaptured and seven killed. The remaining were still not traceable. Search for them still continued, he said.—AFP.

U.S. PLANES NOT TO OVERFLY INDIA

The Indian Government has terminated a 23-year old agreement with the United States permitting American military aircraft to overfly Indian territory, Deputy Foreign Minister Surendra Pal Singh told Parliament today.

GIRI, SWARAN HALT AT TEHERAN

TEHERAN, Dec. 21: The Indian President V V Giri, and Minister of External Affairs' Sardar Swaran Singh made a short stop over at Teheran on their way to the Soviet Union, on Tuesday—APP.

Wali, Ghaffar call on Zahir Shah

FROM OUR PESHAWAR BUREAU

DECEMBER, 21: NAP President Abdul Wali Khan and his father, Khan Abdul Ghaffar Khan, today called on King Zahir Shah of Afghanistan at the Gulkhana Palace, according to Radio Kabul.

The Radio added that the combined NAP-JUI jirga, headed by Khan Abdul Wali Khan, now in Kabul to bring back to Pakistan the former Red Shirt leader, called on the King last night and thanked him and his Government for the hospitality extended to Khan Ghaffar, who is scheduled to return to Pakistan on Sunday after about eight years of self-imposed exile.

SWARAN MEETS KOSYGIN

MOSCOW, Dec. 21: Indian External Affairs Minister Swaran Singh yesterday discussed "world problems of interests to both sides," in a meeting with Soviet Premier Alexi Kosygin here, Tass reported.—Reuter.

92-run win gives Aussies Test series

MELBOURNE (AP) — Pakistan, left to score 293 runs in 325 minutes to win the second Test against Australia, went down to a 92-run defeat yesterday.

Australia, which also won the first Test, thus clinched the three-match series.

Pakistan had bundled out the last two Australian tail-enders for only nine runs and approached the batting task with plenty of confidence for the pitch was still easy-paced and appeared full of runs.

In less than half an hour, opening batsmen Saeed and Sadig were both back in the dressing room for only 15 runs.

Draft Constitution for N.A. on Dec. 31

ISLAMABAD, Dec. 21: The permanent Constitution draft will be presented to the National Assembly on Dec. 31 along with the report of the N.A. Constitution Committee.

The Committee completed its deliberations here today.

The Minister for Law and Parliamentary Affairs, Mr. Abdul Hafeez Pirzada, who presided over the meeting, complimented the members on the successful accomplishment of their historic task and the understanding and spirit of amity shown by all parties represented in the Committee which facilitated finalisation of the Committee's recommendations on schedule.

The final draft of the Constitution is now being prepared by the Ministry of Law and Parliamentary Affairs and the National Assembly Secretariat in accordance with the decisions of the Committee which will reconvene to consider the final draft of the Constitution and the draft report at 5-30 p.m. on December 29.

The final draft of the Constitution and the report of the Constitution Committee will be signed by the members at 11 a.m. on Dec. 30.

The concluding meeting of the Constitution Committee, which lasted about five hours, was attended by 18 of its 25 members which included representatives of all political parties in the Committee.

The Committee's present session started on Dec. 2 and continued from day to day without any break. In all, it held 18 sittings spread over 90 hours with an average of five hours per day.

The daily attendance of the Committee members representing all the political parties ranged from 18 to 22.—APP.

NEWS NEWS

Pakistani PoWs in India 'murdered'

Red Cross reports

Tension rises as release delayed

WASHINGTON — As 90,000 Pakistani soldiers and civilians begin their second year in crowded Indian prisoner-of-war camps, reports by Red Cross observers indicate that tension is rising.

During October, the latest month for which full reports could be obtained, at least 15 Pakistanis were shot dead and more than 20 wounded by Indian guards in prison camp incidents. The observers from the International Committee of the Red Cross said at least two of the killings seemed to be cases of "cold-blooded murder."

New incidents have occurred in the months since, according to informed sources, resulting in the deaths of additional prisoners.

The Red Cross said that "on several occasions" it has pointed out to the Indian government "the problem, where the Geneva conventions are concerned, regarding the continued lengthy detention" of the prisoners.

The war between India and Pakistan in which the 90,000 were taken prisoner ended on Dec. 16, 1971, but there appears little prospect of their early release. India insists on Pakistani recognition of Bangladesh, the new nation born of the war, before the PoWs are released.

The prisoners are thus the centre of an intense political debate in Pakistan. Anti-Bengali feelings aroused by the war are still prevalent and many Pakistanis oppose any ties with Bangladesh—at any price. Others, especially relatives, want the prisoners back.

Heavy opposition

Pakistani President Zulfikar Ali Bhutto ran into heavy opposition this week when he spoke of recognition to a crowd of 30,000 in Karachi. When they shouted "no," he told them to "go to hell." But, for the moment, he will likely follow their wishes.

The Red Cross reports on inspection visits made from March through October indicate a major effort by the Indian government to provide adequate food, clothing and medical care for the 75,000 soldiers and 15,000 civilians taken prisoner in the fall of East Pakistan.

During visits to the camps in the spring, when many of the PoWs apparently expected that they would soon be repatriated to Pakistan, Red Cross observers reported receiving few complaints, even during interviews without Indian officers present.

But as the hope of early release dimmed, reports indicate that the prisoners became more restive; escape attempts and attacks on guards brought mass reprisals and extraordinary punishments in return.

Following an escape attempt by seven junior officers from prison camp 99 at Allahabad on May 17, all the officers in the camp were denied water all of one day and were forced to lie for two hours in the midday sun the following day.

'Light punishment'

In another incident at Allahabad, a prisoner who hit an Indian guard was sentenced to 28 days in jail and then spread-eagled in the sun for several days. The camp commander, the Red Cross said, termed this "a light punishment for what the PoW had done."

In September, following several apparently successful escapes, the Red Cross reported that "new security measures were introduced in all the camps in India."

The new measures included confining all prisoners to their barracks from sunset to sunrise, no longer allowing them to visit the latrine at night. In September at the camps at Allahabad, the Red Cross said, "buckets had been placed inside the barracks. The prisoners had to use these to relieve themselves . . . Men had to sleep right next to the buckets. The fact that there were some cases of dysentery made matters worse."

In interviews with Pakistani non-commissioned officers at Allahabad the Red Cross delegates were told "that tension was rising among the prisoners and that the day might soon come when Pakistani officers would no longer be able to control them or to impose proper military discipline."

The Red Cross observers also called attention to the "very special system" at Meerut, where more than half the 7,881 prisoners are civilians—including babies born in the camp, other infants and more than 1,000 children between 2 and 12.

"Inside the blocks, each barrack is closely fenced in by barbed wire," the observers said, "leaving very little space for playgrounds or even for walking. Never has the term 'cage' been used more accurately than in describing the Meerut maze of barbed wire."

Sikander slates suggestions to hold trial of Ghaffar

PESHAWAR, Dec. 16: Arbab Sikander Khan Khalil, Governor of NWFP, here today sharply reacted to the suggestion of the Muslim Leaguers for trial of Khan Abdul Ghaffar Khan, a former Red Shirt leader, and advised them to desist from issuing such "provocative" statements.

Talking to newsmen, he regretted that such statements were being given against a person who had fought for independence throughout his life. Khan Abdul Ghaffar Khan had left Pakistan due to the dictatorial regime in Pakistan, he said. —APP.

Bhutto grieved over Rafiq's murder

BY A STAFF REPORTER

President Zulfikar Ali Bhutto expressed his profound grief over the murder of Khwaja Mohammad Rafiq, President of the Pakistan Ittehad Party, and said that adequate measures would be taken to prevent such tragic events.

The President was talking to newsmen at the Lahore airport on his arrival from Rawalpindi on Thursday.

When a correspondent asked for the President's comments on the allegation made by Opposition leaders that it was a

BRUTAL MURDER

political murder, the President said: "You can call it a politician's murder." He said that judicial inquiry by a Judge of the High Court had been ordered by the Punjab Governor and he was sure that the truth would come out. Nevertheless, he said, he was personally very sorry that such a tragic event had taken place.

KASHMIR

Khan Qaiyum's assurance hailed

RAWALAKOT (A.K.), Dec. 16: The President of Jammu and Kashmir Liberation League, Mr. K. H. Khurshid, said here yesterday that the assurance given by Khan Abdul Qaiyum Khan, Pakistan Minister for Kashmir Affairs, that there was no change in Pakistan's Kashmir policy would be welcomed by all.

He accused Sardar Abdul Qayyum Khan, President of Azad Kashmir, of having met an Indian intelligence officer secretly and said it was impossible to put any faith in his utterances.

Later, addressing a public meeting at Thorar, Mr. Khurshid ridiculed the idea of a 'so-called' all-party conference to be convened by Sardar Abdul Qayyum. He said the present regime instead of attending to the problems of the people was only indulging in propaganda stunts.

He accused the Azad Kashmir Government of trying to curb the liberties of the people by an ordinance authorising the police to detain people without trial and suspending the writ of habeas corpus. He also accused the Government of distorting history and insulting the memory of the martyrs by changing the flag of Azad Kashmir. — APP.

Alvie appointed Foreign Secretary

ISLAMABAD, Dec. 16: The President has appointed Mr. Mumtaz A. Alvie as Foreign Secretary. He will assume charge of his post on January 1, 1973.

Mr. Alvie has previously served as Ambassador to the Netherlands and later to Czechoslovakia with concurrent accreditation to Poland. In December, 1971, he was appointed Secretary to the President. He also served as Secretary, Ministry of Information and Broadcasting.

Mr. Alvie replaces Mr. Iftikhar Ali who, on ground of his health has requested two months' leave which has been granted to him. After the expiry of his leave, Mr. Iftikhar Ali is expected to be assigned a post abroad.—PPI.

Local News.

U.S.A.

Eid:

ACCORDING TO CENTREL M.S.A THE EID WILL BE CELEBRATED ON 14TH OF JANUARY, 1973.

The MSA Headquarters
3702 W 11th Avenue
Gary, Indiana 46404

PAKISTAN FOUNDATION OF CANADA

PAKISTAN NEEDS YOUR HELP!

Our main goal is to support financially poor & orphans students in Pakistan. Few sincere Pakistanis got together on Dec 26th 1971 in Toronto & the following Students were sponsored for scholarship.

3 Univer Students from Bluch.
3 Univer Students from Pnjb.
2 Univer Students from Sind.
2 Univer Students from Front.
3 Univer Students from Azad K

These poor Students are regularly receiving funds from Us monthly.

Now we invite you to join us. Please call us for full Information.

Raza Khokhar 535-0642
M.Tariq Malik 422-1401

PAKISTAN STAND TOGETHER,

UNDERSTAND TOGETHER.

Canada.

Dear Muslim Brother/Sister

Do you know, ours is the fast growing community in Canada? If we do not do something to improve the communication among Muslims we may soon lose our ideological identity. The publication of a directory of Muslims in Toronto is a step toward improving the communication. PLEASE HELP US TO DO THIS WORK BY FILLING UP THE BACK OF THIS CARD AND MAIL IT TO US.

May Allah Bless you. Amen.

MSA ISLAMIC SERVICES OF CANADA.

METROPOLITAN TORONTO MUSLIM DIRECTORY

PLEASE PRINT

Mr.
Mrs.
Miss ________ Last Name ________ Middle Initial

________ First Name ________ Telephone Number

Address ________ Number & Street ________ Apt. No.

________ City ________ Zone Ontario

PLEASE MAIL THIS CARD TO
MSA ISLAMIC SERVICES
P.O. BOX 688, STA. K, TORONTO

Eid Dinner: TORONTO MUSLIM COMMUNITY DINNER.

DATE: January 20,1973.
PLACE: North Toronto Colligate Institute:
Rohampton Ave, off Yonge street; one block north of Eglinton.
ADMISSION: Adults $3.00 & Children $1.00.
INFORMATION: Call 447-9753. & 270-1810.

جامع مسجد: ہر روز بعد نماز عشا درس حدیث ہوتا ہے، اس کے علاوہ ہر اتوار بعد نماز ظہر تفسیر کلام پاک اور ترجمہ کا اہتمام ہے، ٹورانٹو میں مقیم مسلمان بھائیوں سے استدعا ہے کہ ان اجتماعات میں شریک ہوں، مجلس شوریٰ جامع مسجد ٹورانٹو

The compromise over Kashmir

Le Monde Weekly English Edition
PARIS

Little has changed with the new accord that India and Pakistan have reached over the ceasefire boundary lines of Kashmir; except for a few minor adjustments the line is the same as that set up at the end of the 1971 hostilities.

AFTER LONG and arduous negotiations India and Pakistan have finally reached agreement on the exact course of the ceasefire line in Kashmir. The document approved by representatives of both Governments on Dec. 11 called for withdrawal within five days of troops from either side of the line and the relinquishing by India of all territory beyond the border—which runs from the Punjab to the Arabian Sea. More than a million Pakistani refugees now will be able to return to their homes.

The compromise reached by the military authorities after four months of discussions is satisfactory to both sides, for each can interpret it to its own advantage. Buoyed by its victory over Pakistan in the Bangladesh war, India sought, failing a definitive solution, at least some kind of modus vivendi in Kashmir. Though the accord does not recognize New Delhi's sovereignty in Kashmir, it does afford India substantial territorial gains all along the control line.

The negotiators scrupulously avoided reference to a ceasefire line, so as to prevent any connection with the 1949 line, which remains under the supervision of United Nations observers.

As the Indians see it, the fact that accord has been reached through bilateral discussions will rule out attempts to internationalize the problem, and the signing no doubt means downgrading the United Nations role in the area. Save for a few minor adjustments, the ceasefire line recognized is that established at the end of the 1971 hostilities, not the 1949 UN line.

As a result of the accord each country will continue to administer a part of Kashmir. But Pakistan has no intention of abandoning its claims to the whole of the disputed province.

Yes for the time being the withdrawal of Indian troops and the repatriation of prisoners are of considerable importance to President Ali Bhutto.

This latest compromise will stand only until a definitive frontier is established after further negotiations, or until another war with India. In a word, the new control line is temporary.

The fact is that the two sides are far from having produced the conditions for a durable peace in the sub-continent. Many matters remain to be settled a year after the suspension of hostilities.

There is the question of the repatriation of prisoners of war and detained civilians, the problem of Pakistan's recognition of Bangladesh, the re-establishment of diplomatic relations between India and Pakistan, the fate of hundreds of thousands of Biharis and Bengalis, the accounting of debts and assets between the two former provinces of Pakistan, and the conclusion of a non-aggression pact. Solutions for all these are difficult indeed to envisage in the present context.

They are topics which will come up in future meetings between representatives of the Indian and Pakistani Governments, preparing the way for a new summit encounter between Prime Minister Indira Gandhi and Mr. Bhutto. The Pakistani leader has a particularly difficult task since he must deal with growing agitation in student ranks bent on opposing recognition of Bangladesh.

In a recent bid to ease internal tensions, he once again placed all the responsibility for uneasy relations in the sub-continent on India and reiterated that there could be no question of ceding to New Delhi's ambitions.

Indian Ocean as peace zone

15-nation body to study measures

UNITED NATIONS, Dec. 16: The U.N. General Assembly set up a 15-nation special committee yesterday to study practical measures that may be taken toward carrying out its 1971 declaration of the Indian Ocean as a zone of peace.

The vote was 95-0 with 33 abstentions.

The declaration calls upon the big Powers to consult coastal States about eliminating their bases and nuclear weapons from that area and making sure that their warships and military planes do not use it for any threat or use of force against shoreland and hinterland countries.

Only China voted for the resolution creating the hommittee. The Soviet Union, the U.S., France and Britain abstained. Members of the committee are: Pakistan, Australia, Indonesia, Iran, Iraq, the Malagasy Republic, Malaysia, Mauritius, Sri Lanka, Tanzania, Yemen, India, China, Japan and Zambia.

The committee is to report to the next session of ...

INDIAN DIPLOMAT EXPELLED

NEW DELHI, Dec. 21: The First Secretary at the Indian High Commission in Kampala, Mr. N. N. Desai, has been expelled from Uganda, Deputy Foreign Minister Surendra Pal Singh told Parliament here today.—AFP.

No recognition before March

—BHUTTO

LONDON, Dec. 16: The Pakistan President, Mr. Zulfikar Ali Bhutto said in an interview with a Reuter correspondent that Pakistan would not recognise Bangladesh before the next elections scheduled to be held there in March according to the BBC,

... Nawab Akbar Bugti had chosen a peculiar code of conduct and had "crossed all barriers of political and moral ethics."

Mr. Ataullah Mengal, in his denial, however, did not specify Nawab Bugti's allegations nor did he use the word "weapons" and "money" but said that he would not indulge in counter-attack and political exposure of Nawab Akbar Bugti because, he added, "in doing so I shall be displeasing my conscience."

SARGODHA, Dec. 21: A meeting of the Chairmen of Education Boards of the Punjab today agreed to introduce a uniform syllabi.

The meeting reviewed schemes of studies for various examinations keeping in view the new education policy.

The system of examinations and the uniform pattern of question papers for the next Board examinations was also discussed at the meeting.

عید

کی تقریب سعید پر اپنے

ہم وطنوں کی خدمت میں ہم خلوص دل کے ساتھ

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

INDO-PAKISTAN

TRADING LTD.

PLEASE VISIT US FOR

Masalas; Condiment; Rice & Dals

ALSO FREE TRAVEL ADVICE

HALAL MEAT NOW AVAILABLE

936 Pape Ave. **461-5575**

لیل و نہار

لطیف اُویسی۔

گھوڑے اور مکھیوں کا شہر

امریکہ اور کینیڈا جیسے ترقی یافتہ ممالک میں معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ آبادی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اب کاروں کو لیجیے۔ صرف ٹورانٹو میں دس لاکھ کاریں ہیں۔ (تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے)۔ فضاء پر دس لاکھ کاروں سے نکلتے ہوئے بدبودار دھوئیں کے اثرات کا اندازہ لگائیے ۔۔۔!

یونیورسٹی آف ٹورانٹو کے پروفیسر ڈیوڈ گورڈن اس مسئلے کی وجہ سے بے حد پریشان ہیں۔ ان کے خیال میں اس شہر کو کاروں سے پاک صاف کر کے آمد و رفت کے لیے بگھی اور گھوڑوں کو پھر سے رائج کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ اس سے یہ تو ضرور ہوگا کہ کاروں کی توڑ پھوڑ اور گندے دھوئیں سے فضاء پاک ہو جائے گی۔ مگر اس کے مقابلے میں دس لاکھ گھوڑوں کے لیے روزانہ پانچ کروڑ پونڈ کا چارہ چاہیئے۔ اور ظاہر ہے کہ اتنے بھاری وزن کا گھوڑوں سے اخراج بھی ہوگا جس کے ساتھ ساتھ مکھیوں میں اضافہ بھی لازمی ہے (تعفن کو بھول جائیے)۔ پھر مکھیوں کے ساتھ دوسری بیماریاں ۔۔۔؟ مردہ کاروں کی بجائے ہر روز ایک سَو مردہ گھوڑوں کا مدفون ۔۔۔؟ ECOLOGY کے ماہرین کے ساتھ ہماری دلی ہمدردیاں ہیں۔

خداوند ترے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں

جن پہ تکیہ تھا ۔۔۔۔۔

پچھلے سال کی مشہور لڑائی مار کٹائی سے بھرپور فلم فرنچ کنکشن (FRENCH CONNECTION) اگر آپ نے دیکھی ہو تو یاد ہوگا کہ کس طرح ایک فرانسیسی سمگلر سے کئی خوفناک واقعات کے بعد ایک امریکی جاسوس ستاون پونڈ کی ناجائز ہیروئن (HEROIN) دریافت کرتا ہے ۔۔۔ وہ کہانی ایک سچے واقعہ پر فلمائی گئی تھی۔ اتنی جانفشانی اور ظلم و ستم کے بعد حاصل کی گئی خطرناک ڈرگ (DRUG) کو نیویارک پولیس نے اپنی کڑی حفاظت میں رکھ لیا تھا۔ پچھلے دنوں پتہ چلا کر نہ صرف فرنچ کنکشن والی ۵۷ پونڈ بلکہ اس کے ساتھ مزید ایک سو بارہ پونڈ ہیروئن اور ۳۱ پونڈ کوکین کو کمال جرأت اور فراست سے نیویارک پولیس کے خزانے سے چوری کر لیا گیا ہے۔ (کھلے بازار میں اتنی مقدار DRUG کی کئی کروڑ ڈالر قیمت ہے) نیویارک سٹی پولیس سلطنت امریکہ کی سب سے بڑی اور بہترین پولیس فورس سمجھی جاتی ہے۔ اگر اُن کا یہ عالم ہے تو ۔۔۔۔۔؟

امن کی خاطر

شمالی ویت نام پر امریکی ہوا بازوں نے ۵۲ - B جنگی ہوائی جہازوں کے ذریعے بارود گرانے میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے ۔۔۔ وہاں آج کل اتنے بم پھینکے جا رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی اس کئی سالہ جنگ میں نہیں گرائے گئے۔ امریکی پینٹ گان کا کہنا ہے کہ بمباری میں اضافہ کی وجہ امن کو جلد از جلد بحال کرنا ہے۔ لگتا ہے کہ دنیا کی طاقتور ترین قوم ایک کمزور ملک کے انسانوں سے امن کرنے کی خواہشمند نہیں بلکہ وہاں کی جلی سڑی لاشوں اور کھنڈرات پر انسانی بھائی چارے کے جھنڈے گاڑنا چاہتی ہے!

نے کہا کہ جب پہلی بار عقل میرے پاس آئی تو میں نے دریافت کیا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: عقل۔
میں نے پوچھا: کہاں رہتی ہے؟
... دماغ میں۔
اس کے بعد میرے پاس شرم آئی۔ میں نے پوچھا: تو کون ہے؟
جواب دیا: شرم۔
میں نے پوچھا: تو کہاں رہتی ہے؟
اس نے جواب دیا: زیرِ چشم۔
اس کے بعد محبت آئی۔ میں نے اس سے سوال کیا: اور تو کون ہے؟
جواب دیا: مجھے محبت کہتے ہیں۔
میں نے سوال کیا: اور تو کہاں رہتی ہے؟
جواب دیا: میں دل میں رہتی ہوں۔
... میں نے اس سے بھی یہی سوال کیا کہ تو کون ہے؟
... کہتے ہیں۔
میں نے پوچھا: تو کہاں رہتی ہے؟
جواب دیا: میں سر میں رہتی ہوں۔ میں نے حیرت سے کہا: سر میں تو عقل کا قیام ہے۔ تقدیر نے جواب دیا: ہاں لیکن ... تو عقل رخصت ہو جاتی ہے۔
... عشق آ گیا۔ میں نے پریشان ہو کر دریافت کیا: تو ...؟
... میں جواب ملا: میں عشق ہوں۔
... سوال کیا: جناب کا قیام کہاں رہتا ہے؟ جواب دیا ...
میں نے حیرت سے کہا: لیکن وہاں تو شرم کا مقام ہے۔
... ارشاد: لیکن جب میں آتا ہوں تو شرم رخصت ہو ...
... آخر میں ... آئی۔ میں نے دریافت کیا: آپ کی تعریف؟
... ہوں۔ میں نے دریافت کیا: آپ کہاں قیام فرمائیں گی؟
... دیا: دل میں۔ میں نے حیرت سے کہا: لیکن وہاں تو محبت ... براجمان ہے۔ ہنس کر بولی: لیکن جب میں آتی ہوں تو وہ رخصت ہو جاتی ہے۔

چھا گئی ہو شفتہ ہو کر وسعتِ افلاک پر
جس کو نادانی سے ہم سمجھے تھے اک مشتِ غبار
فتنۂ فردا کی ہیبت کا یہ عالم ہے کہ آج
کانپتے ہیں کوہسار و مرغزار و جوئبار
میرے آقا! وہ جہاں زیر و زبر ہونے کو ہے
جس جہاں کا ہے فقط تیری سیادت پر مدار

(اقبال، ضربِ حجاز)

مداحت الاختر

جس طرف دیکھئے صحرا نظر آتا ہے مجھے
ان گنت صدیوں کا بن باس ڈراتا ہے مجھے

تیر سا تو ملتا رہتا ہوں ہر اک پتھر پر
کون یہ اپنی کمانوں سے چلاتا ہے مجھے

کوئی آواز، نہ مشعل، نہ اشارہ کوئی
راہ یہ کون اندھیرے میں دکھاتا ہے مجھے

وہ مسافر ہوں کہ پہنچا نہیں اپنے گھر تک
دیر سے روح کا ویرانہ بلاتا ہے مجھے

یوں تو میں قطرۂ شبنم ہوں ذرا سا لیکن
سیکڑوں نیزوں سے خورشید اٹھاتا ہے مجھے

شکیب کے مجموعۂ کلام "روشنی اے روشنی" سے

یہ ایک ابر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے
تمام دشت ہی پیاسا دکھائی دیتا ہے

رہتے ہیں کچھ ملول سے چہرے پڑوس میں
اتنا نہ تیز کیجیے ڈھولک کی تھاپ کو

میں نے اسے شریکِ سفر کر لیا شکیبؔ
اپنی طرح سے چاند جو بے گھر لگا مجھے

نہ اتنی تیز چلے، سرپھری ہوا سے کہو
شجر پہ ایک ہی پتا دکھائی دیتا ہے

درخت راہ بتائیں ہلا ہلا کر ہاتھ
کہ قافلے سے مسافر بچھڑ گیا ہے کوئی

عالم میں جس کی دھوم تھی، اس شاہکار پر
دیمک نے جو لکھے کبھی وہ تبصرے بھی دیکھ

یارو میں اس نظر کی بلندی کو کیا کروں
سایہ بھی اپنا دیکھتا ہوں آسمان پر

اُتر کے ناؤ سے بھی کب سفر تمام ہوا
زمیں پہ پاؤں رکھا تو زمین چلنے لگی

یہ کائنات ہے میری ہی خاک کا ذرہ
میں اپنے دشت سے گزرا تو بھید پائے بہت

یوں بے سبب تو کوئی انھیں پوچھتا نہیں
بکتے تو ہیں پتھروں میں خدوخال کی طرح

کسی کا جسم اگر چھو لیا خیال میں بھی
تو پور پور مری، مثلِ شمع جلنے لگی

یہ آڑی ترچھی لکیریں بنا گیا ہے کون
میں کیا کہوں، مرے دل کا ورق تو سادا تھا

اے دوست پہلے قرب کا نشہ عجیب تھا
میں سن سکا نہ اپنے بدن کی پکار بھی

اک دن ملا تھا بام پہ، سورج کہیں جسے
اُلجھے ہیں اب بھی دھوپ کے ڈورے، کلس کے ساتھ

اک یاد ہے جو دامنِ دل چھوڑتی نہیں
اک بیل ہے جو لپٹی ہوئی ہے شجر کے ساتھ

کب سے ہیں ایک حرف پہ نظریں جمی ہوئی
وہ پڑھ رہا ہوں جو نہیں لکھا کتاب میں

شکیبؔ کیسی اُڑان، اب وہ پر ہی ٹوٹ گئے
کہ زیرِ دام جب آئے تو پھڑپھڑائے بہت

اک حشر سا بپا تھا مرے دل میں اے شکیبؔ
کھولیں جو کھڑکیاں تو ذرا شور گھٹ گیا

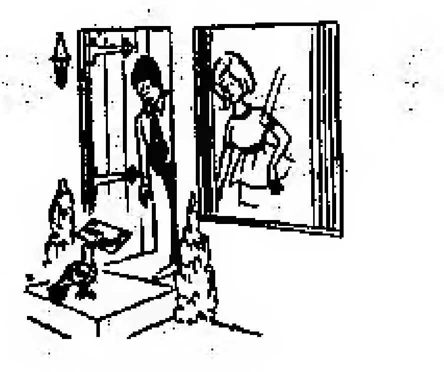
اسی لیے تو ہوا رو پڑی درختوں میں
ابھی میں کھل نہ سکا تھا کہ رُت بدلنے لگی

تو نے کہا نہ تھا کہ میں کشتی پہ بوجھ ہوں!
آنکھوں کو اب نہ ڈھانپ مجھے ڈوبتے بھی دیکھ

اک سانس کی طناب جو ٹوٹی تو اے شکیبؔ
دوڑے ہیں لوگ جسم کے خیمے کو تھامنے



مسکرائیے



ایک شوہر اپنی بیگم کے سامنے اپنے اعلیٰ خاندانی ہونے کا بہت زور شور سے تذکرہ کیا کرتے تھے۔ ایک دن اسی کوشش میں بہت ڈینگیں مار رہے تھے کہ بیگم صاحبہ کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا اور وہ بول کر اٹھیں: اب بس بھی کیجیے، نہیں تو آپ یہ بھی کہیں گے کہ آپ کے آباؤ اجداد حضرت نوحؑ کی کشتی میں بھی سوار ہوئے تھے۔ اصل میں تو اسے بیگم غضب کر رہی ہو۔ بھلا حضرت نوحؑ کی کشتی میں کیسے سوار ہو گئے، اُن کی تو اپنی کشتی تھی۔ (سلمیٰ صابر۔ گوجرہ)

جسمانی کرتب دکھانے والے نے لیموں کو پوری قوت سے نچوڑ کر تماشائیوں کو چیلنج کیا کہ ان میں سے کوئی اس لیموں میں سے ایک قطرہ اور نچوڑ کر دکھائے تو وہ اسے اپنا استاد مان لے گا۔ ایک دبلا پتلا آدمی آگے بڑھا، لیموں نچوڑا اور دو قطرے ٹپکا دیئے۔ جسمانی کرتب دکھانے والے نے حیران ہو کر پوچھا: آپ کون صاحب ہیں اور کیا کام کرتے ہیں؟
"میں ٹیکس انسپکٹر ہوں" اس آدمی نے جواب دیا۔
(احمد سعید۔ لاہور)

ایک دفعہ دو بچھڑے کافی مدت بعد مل بیٹھے، دونوں بہرے تھے۔ ایک بولا: سردار جی آپ باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے؟
دوسرا بولا: "نہیں جی، میں باہر تشریف لے گیا ہوا تھا۔"
پہلا بولا: اچھا میں سمجھا تھا کہ آپ باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔
(خلیل عزیز۔ ملتان)

شوہر بیوی سے: بیگم آج کچھ صدقہ خیرات دو، رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مر گیا ہوں۔ بیوی نے زبردستی خاموش کرتے ہوئے کہا: رشتے دار اس سے تو اچھا ہے کہ میں ہی بیوہ ہو جاؤں۔ بیوی نے سر پہ ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے کہا۔ (صوفیہ شاہین۔ لاہور)

جاٹ: حضور تھانیدار صاحب مجھے غلطی ہوئی۔ کل چوری نے رپورٹ لکھائی تھی کہ میری گائے چرائے گئے ہیں۔ ضرورت نہ تھی میرے بیٹے نے اسے مکان کے پیچھے باندھ رکھا تھا۔
تھانیدار: اب مجرم گرفتار ہو چکا ہے۔ دور ہو جا یہاں سے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ (خواجہ ظفر اقبال۔ وانپور)

بیوی: "میں خوبصورت ہوں۔ بھلا یہ کون سا فعل ہے؟"
شوہر: "فعل ماضی" (خالدہ احسان۔ اسلام آباد)

بھلا ایک شادی شدہ اور کنوارے مرد میں کیا فرق ہوتا ہے؟
کنوارے کی قمیص پہ بٹن نہیں ہوتے اور شادی شدہ کے تن پہ قمیص نہیں ہوتی!" (خالدہ احسان۔ اسلام آباد)

ایک دفعہ ایک ڈاکٹر صاحب آپریشن کرنے کے بعد مریض کے پیٹ میں قینچی بھول گئے۔ جب انہیں یاد آیا تو انہوں نے ٹانکے کھول کر قینچی نکال لی اور پھر اس میں ایک چاقو بھول گئے۔ جب انہیں یاد آیا تو دوسرے دن پھر ٹانکے کھولنے لگے، مریض نے تنگ آ کر کہا: ڈاکٹر صاحب! آپ یہاں پہ ایک زپ کیوں نہیں لگا دیتے۔ (محمد شہزاد عزیز۔ لاہور)



عوام کی توجہ پیپلز پارٹی کے مرکز سے ہٹ گئی ہے

اصغر خاں — بھٹو کی طرح ہی اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں



اصغر خاں

طور پر ایک حقیقت کی حیثیت رکھتی ہے کہ حزب اختلاف کے پاس صدر بھٹو کی ٹکر کی کوئی شخصیت نہیں۔ ایسے میں اب اگر کوئی جماعت آگے بڑھ سکتی ہے تو اپنے پروگرام اور صحیح اپروچ کے سہارے ہی آگے بڑھ سکے گی۔ بائیں بازو کی جماعتوں میں تحریک استقلال کے اصغر خاں بھٹو کی طرح اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور بڑے شوق و ترنگ دکھائی دیتے ہیں۔ جماعت اسلامی بھی اس خوش فہمی یا غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ وہ ہی تنہا اقتدار پر قابض ہو سکے گی۔ جہاں دائیں اور بائیں بازو کی جماعتوں کے ذکر کے ساتھ یہ بات کہہ دینا بھی غلط نہ ہوگا جس طرح اقتدار حاصل کرنے کے لئے دائیں اور بائیں بازو کے درمیان رسہ کشی ہے۔ اسی طرح حزب اختلاف میں بھی دائیں اور بائیں بازو کی کشمکش جاری ہے۔ اور بائیں بازو کی جماعتیں حزب اختلاف کا کردار سنبھال کر دائیں بازو کو حزب اختلاف کا موثر کردار ادا کرنے سے بھی محروم کرنا چاہتی ہیں۔ ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ حکومت کی باگ ڈور بھی بائیں بازو کے پاس ہو اور حزب اختلاف کا خلا بھی بائیں بازو سے ہی پر کیا ...

بھٹو کی طرح ہی اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں

جائے۔ اور دائیں بازو کی جماعتوں کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے لیکن دائیں بازو کی جماعتوں کا نقطہ نظر بھی یہی ہے۔ لیکن حزب اختلاف میں موثر پوزیشن قیادت کے فقدان کے سبب سابق وزیر قانون میاں محمود علی قصوری نے وزارت سے علیحدگی اختیار کی تو بہت سے لوگوں کے دلوں میں توقع پیدا ہوئی کہ میاں صاحب اس دور میں بالکل وہی کردار ادا کریں گے جو ۱۹۶۷ میں مسٹر بھٹو نے وزارت خارجہ سے مستعفی ہونے کے بعد جناب صدر نے کیا تھا۔ لیکن جتنی شخصیت میاں محمود علی قصوری نے صحت کی اور اپنی ذاتی مزاج کی بنا پر میدان میں مقابلہ سے ٹکر لینے کی بجائے بیٹھ جانا زیادہ مناسب خیال کیا۔ اس طرح قیادت کا سنہرا موقع گنوا دیا۔ اب بائیں بازو کے کچھ لوگوں کی نگاہیں صرف خان پر جمی ہیں۔ دیکھئے وہ ان کی توقعات پر پورا اترتے ہیں یا نہیں لیکن ایک تو ان کی وزارت سے علیحدگی سے پہلے ہی ... پہلی دفعہ انہیں کراچی میں بھی کوئی نہیں پوچھ رہا۔ بہرحال جماعتیں دائیں بازو کی ہوں یا بائیں بازو کی۔ پاکستان میں ابھی جمہوریت میں اس وقت حزب اختلاف کی جماعتوں کے بڑھنے کی فضا موجود ہے۔ ...

اسلام کے کھوکھلے نعروں کی بجائے عملی طور پر اسے نافذ کیا جائے



عبدالقیوم خاں

اگر قصور وار افسران پر باضابطہ مقدمات چلائے جاتے اور جو لوگ مجرم ہوتے انہیں قرار واقعی سزائیں دی جاتیں۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن کوڑے کھوڑے بغیر دیکھے بھالے، مردوں، زندوں سب سیاسی مخالفوں کو سیاسی انتقام کی غرض سے پکڑ کر ان کا جھٹکا کر دینا کہاں کا انصاف ہے؟

خان عبدالقیوم خاں نے دو ٹوک اور واضح الفاظ میں کہا کہ اب موجودہ حکومت اپنے سیاسی کارکنوں میں عہدے اور منصب بانٹنے کے منصوبہ کو عملی صورت دے رہی ہے میں انہیں متنبہ کرتا ہوں کہ کل کو دوسری سیاسی جماعت کی حکومت آئی تو وہ انہیں سب سے پہلے نکالے گی یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اس ملک میں ایک ضابطہ اور اصول ہے، جو لوگ سالہا سال سے ملازمت کر رہے ہیں اور اپنے فنون میں ماہر ہیں انہیں محروم کرنا اور باہر سے اپنی پارٹی کے لوگوں کو مسلط کرنا ملک میں بدترین آمریت اور فاشزم کی کھلی علامت ہے۔ ہم سے پنجاب کے بھائی پوچھتے ہیں کہ ہم پیپلز پارٹی پر کیوں اعتراض کرتے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ اس ملک کو آمریت کی شکار گاہ بنایا جا رہا ہے۔ پہلے بھٹو صاحب مارشل لاء نہیں ہٹانا چاہتے تھے۔ ہم نے مارشل لاء ختم کرایا اس کے بعد صوبوں میں وزارتیں قائم کرنے کے حق میں نہیں تھے وہ ہم نے قائم کرائیں ...

ہماری جماعت علاقائیت کے کردار کی حامل ہوتی، پاکستان گیر نہ ہوتی

بنگلہ دیش

میں نے نیپ کے سربراہ سے کہا کہ آپ بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے پر کیوں زور دیتے ہیں؟ اس سے مسائل مزید الجھیں گے اس کو تسلیم کرنا ہمارے اجا بیر پر کلہاڑا مارنے کے مترادف ہے۔ خان عبدالولی خان نے مجھ سے جوابی سوال کیا کہ کیا بھٹو صاحب پاکستان کے صدر ہیں؟ میں نے کہا یقیناً۔ جس پاکستان میں مشرقی پاکستان شامل ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ تو ولی خان کہنے لگے جب آپ نے ایک ایسے شخص کو صدر تسلیم کر لیا جو مشرقی پاکستان کا صدر نہیں بلکہ مغربی پاکستان کا صدر ہے تو آپ نے عملاً بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا۔ سب سے پہلے جس شخص نے پاکستان کی تقسیم تسلیم کی وہ صدر بھٹو ہیں اس کے بعد ہم سب اس نظریہ کو تسلیم کر چکے ہیں دوم اگر آپ بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کرتے تو آپ شیخ مجیب الرحمٰن کو کیا حیثیت دیتے ہیں؟ اکثریتی حصے کے منتخب رہنما کی کیا اس منتخب اکثریتی نمائندے کو آپ صدر تسلیم کرتے ہیں آپ اسے تو تسلیم نہیں کرتے لیکن ہم جب کہتے ہیں کہ اب ایک حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے تو آپ اس پر خفا ہو جاتے ہیں آپ مجھے بتائیں کہ ہمارے قیدی کس طرح واپس آئیں گے۔ بنگلہ دیش کہتا ہے کہ پاکستانی فوجوں نے مشترکہ فوجی کمان کے سامنے ہتھیار ڈالے تھے آپ تسلیم نہیں کرتے اب بات بنے تو کس طرح ... یہی بات ہے کہ بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے ضمن میں ولی خان کا منطق میرے ...

پاکستان میں ایک قوم لیکن چار قومیتیں آباد ہیں

مغربی پاکستان کی آبادی ... کروڑ ہو جائے گی



مفتی محمود

پرکشش شخصیت + نظریہ + عوامی اپروچ = سیاسی کامیابی

کیا پاکستان میں حزب اختلاف غیر موثر ہو چکی ہے؟



محمود علی قصوری نے قیادت کا سنہری موقع گنوا دیا

تحریر: ب۔ اختر امان

کے جلسوں میں ہزاروں افراد شریک ہوتے ہیں۔ اور پیپلز پارٹی کے وزرا کرام اب کوٹھیوں کے صحنوں میں جلسے کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور اب لوگ ایسی باتوں کی کڑوی گولیاں بھی نگل جاتے ہیں۔ جو کبھی وہ پسند نہ کرتے تھے۔ اور اب بعض شخصیات کے بارے میں بھی کہانی کسیلی باتیں من کر عوام کے منہ کا ذائقہ نہیں بدلتا۔ جن کے بارے میں وہ ایک لفظ بھی سننا گوارا نہ کرتے تھے۔ گویا سیاست کسی ایک محور کے گرد نہیں گھومتی اور سیاست کا رخ حالات اور وقت کے ساتھ ساتھ بدلتا چلا جاتا ہے۔ جو آج عوام کی آنکھوں کا تارا ہے وہ کل اپنے اعمال کی بدولت ہی گردن زدنی قرار پاتا ہے۔ لیکن فضا میں تبدیلی کے بعد اب یہ دیکھنا ہوگا کہ ہمارے ملک میں کام کرنے والی سیاسی جماعتیں، ان کا ماضی، ان کا کردار، ان کا سیاسی نظریہ، معاشی پروگرام کیا ہے اور کیا یہ جماعتیں عوام پر کوئی گہرا اثر مرتب کرنے کی پوزیشن میں ہیں یا نہیں۔ ہماری ملکی سیاست میں یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ یہاں سیاست میں کامیابی کا فارمولا ہمیشہ تین عناصر سے تیار ہوتا ہے۔ شخصیت + نظریہ + عوامی اپروچ = کامیابی۔

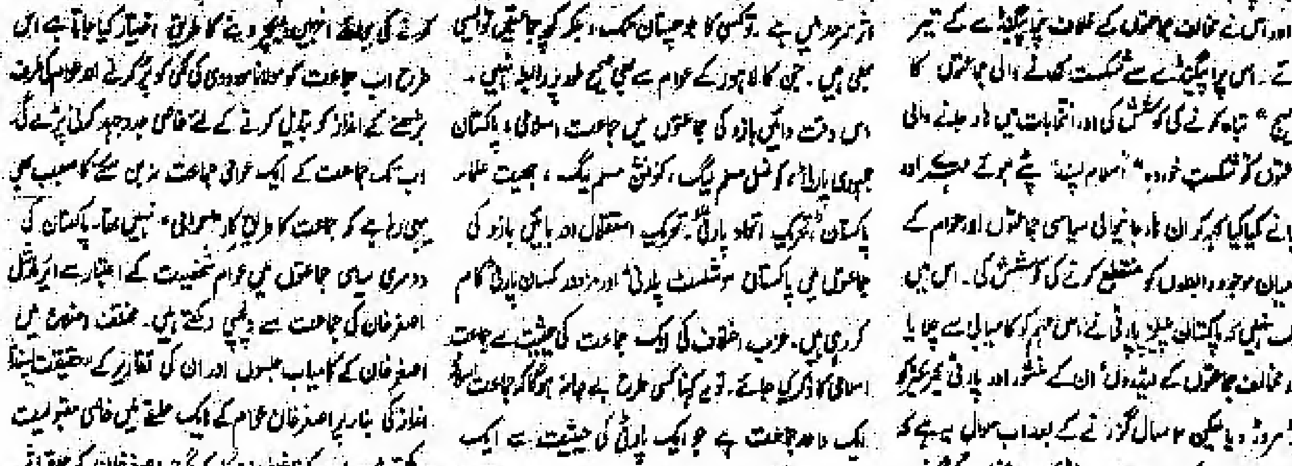
جماعت میں سب سے زیادہ "عقیدہ" پر یقین رکھتی ہے۔ دوسرے یہ جماعت انتہائی غیر متحرک اور غیر فعال ہے۔ پاکستان سوشلسٹ پارٹی یوں تو مزدوروں اور کسانوں کی پارٹی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ مگر اس جماعت کے سربراہ کھیتوں اور کارخانوں میں جا کر اپنے پروگرام سے آگاہ نہیں کرتے۔ اس جماعت کا دائرہ اثر جماعت کے دفتر اور گنتی کے کارکنوں تک محدود ہے۔ بائیں بازو کی جماعتوں میں سب سے زیادہ اہم فعال جماعت پاکستان مزدور کسان پارٹی ہے۔ لیکن اس جماعت کا دائرہ اثر بھی صوبہ سرحد تک ہے۔ لیکن اس جماعت کیلئے سب سے بڑا مسئلہ اس کی قیادت ہے۔ جس کی "اپروچ" خالصتاً (DOGMATIC) ہے اس جماعت کے نظریاتی "ماسٹ" ہیں اور ماؤ کی طرز پر کسانوں، مزدوروں کی قوت سے انقلاب لانے کے داعی ہیں لیکن فی الحال اس جماعت کو زیادہ تر پاکستان کے شہروں پر کنٹرول حاصل ہے۔ اور نہ ہی دیہات پر۔ ان جماعتوں کے ذکر کے بعد ممکن ہے بعض لوگوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ اس مضمون میں نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیت العلمائے اسلام کو شامل نہیں کیا گیا۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ



علامہ احسان الٰہی ظہیر



حزب اختلاف کی جماعتوں کے لیے فضا سازگار ہے



حکومتیں اپنے سیاسی مخالفین کو ملک دشمن اور پنجاب دشمن کا نام دیتی رہی ہیں

بھٹو صاحب عملاً بنگلہ دیش کو تسلیم کر چکے ہیں

ہم نے پختونستان پر کبھی اصرار نہیں کیا

نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ

خان عبدالولی خان سے خصوصی انٹرویو



[illegible]

میں نے فوج اور اس کے سربراہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا

[illegible]

پنجاب پاکستان کا بہادر محافظ ہے

[illegible]

جنگی قیدیوں کی فوری رہائی کی شرط پر ہی بنگلہ دیش کو تسلیم کیا جائے گا: صدر بھٹو

کنٹرول لائن کے تعین سے جموں و کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوا

شملہ معاہدہ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ کنٹرول لائن سے فریقین کے موقف پر اثر انداز نہیں ہوگی

اہم مسائل کے تصفیہ سے قبل بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کیا جائے گا

فرانسیسی روزنامہ "لیمونڈ" کے نمائندے سے صدر کا انٹرویو

واشنگٹن، ۱۰ دسمبر (ریڈیو رپورٹ) صدر بھٹو نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے سے قبل ان تمام تنازعات اور جھگڑوں کا تصفیہ ضروری ہے جو پچھلے سال دسمبر کی جنگ کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ جب تک یہ تمام تنازعات طے نہیں پا جاتے پاکستان بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کرے گا۔ فرانسیسی اخبار "لیمونڈ" کے نامہ نگار کو ایک خصوصی انٹرویو کے دوران انہوں نے بتایا کہ ریاست جموں و کشمیر میں کنٹرول لائن کے تعین کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کشمیر کا جو تنازعہ حل طلب چلا آرہا تھا وہ طے ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شملہ معاہدے میں یہ صاف اور واضح طور پر درج ہے کہ کنٹرول لائن فریقین کے کشمیر کے بارے میں موقف کو مجروح کئے بغیر قائم کی جائے گی۔ صدر بھٹو نے نامہ نگار سے کہا کہ وہ خود شملہ معاہدے کا مطالعہ کریں۔ اس میں ریاست جموں و کشمیر میں کنٹرول لائن کے ضمن میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس سے فریقین کی اصل پوزیشن متاثر نہیں ہوگی مگر اس کنٹرول لائن کا مقصد جموں و کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنا ہے ... بین الاقوامی سرحد کا لفظ استعمال کرنے میں کیا امر مانع تھا انہوں نے کہا کہ شملہ معاہدے کے مطابق کنٹرول لائن وہ خط تھا جو ۱۷ دسمبر کو جنگ بندی کے وقت فریقین کی فوجیں قابض تھیں۔ "لیمونڈ" نے صدر بھٹو کے اس بیان کو سخت ترین قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ صدر نے باہمی اختلافات میں برصغیر کے مسائل کے جلد تصفیہ کے امکانات کو مسترد کر دیا ہے۔

پاکستانی اور بھارتی فوجوں نے مقبوضہ علاقے خالی کر دیئے

اسلام آباد ۱۰ دسمبر (اے پی پی) پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے سربراہوں نے اپنی اپنی حکومتوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ معاہدہ شملہ کے مطابق دونوں ملکوں کی فوجیں اپنی اپنی بین الاقوامی سرحدوں پر واپس چلی گئی ہیں۔ یہ اعلان آج پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کی طرف سے ایک مشترکہ بیان کے ذریعے بیک وقت اسلام آباد اور نئی دہلی سے جاری کیا گیا۔ جو پاکستانی علاقے بھارتی فوجوں نے خالی کر دیئے ہیں پاکستانی فوج کل صبح ان میں داخل ہو جائے گی، اور کل ہی بھارتی فوج بھی ان علاقوں میں داخل ہو جائے گی جو پاکستانی فوج نے خالی کر دیئے ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ جیسا کہ ۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو کہا گیا تھا دونوں اطراف سے اپنی اپنی پوزیشنوں میں سے ... جموں و کشمیر لائن کے مطابق رد و بدل ہو گئی تھی۔ ... جموں و کشمیر کے شمالی علاقے ہیں ... اس وجہ سے ایسا نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ ان پوزیشنوں میں رد و بدل بھی موسم ٹھیک ہوتے ہی کر دیا جائے گا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی حیدرآباد سے موصولہ خبر کے مطابق سرکاری ذرائع کے مطابق بھارتی فوج نے مغلوبہ قبضہ ... کا سندھ کا علاقہ مکمل طور پر خالی کر دیا اور بھارتی علاقے پر پاکستانی علاقے پر بھارتی قبضے کے خاتمے ہو گئے اور پاکستانی علاقے سے بھارتی فوجیں زیادہ رہ گئی تھیں۔ نئی دہلی سے ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع ہے کہ چودہ روزہ جنگ دسمبر ۱۹۷۱ء میں ایک دوسرے کے مقبوضہ علاقے بھارت اور پاکستان دونوں نے مکمل خالی کر دیئے بھارت نے پانچ ہزار دو سو مربع میل مقبوضہ علاقہ اور پاکستان نے ۶۹ مربع میل مقبوضہ علاقہ خالی کر دیا۔ جموں و کشمیر کنٹرول لائن کے تعین پر پہلے ہی سمجھوتہ ہو گیا ہے اور اس طرح معاہدہ شملہ کی سب سے بڑی دفعہ پر عمل درآمد ہو گیا ہے۔ بھارتی فوجوں کی واپسی کے وقت بھارتی فضائیہ کے طیارے ان پر نگرانی کرتے رہے۔

حمید نظامی مرحوم کے پہلو میں

لاہور ۱۰ دسمبر (سٹاف رپورٹر) پاکستان اتحاد پارٹی کے سربراہ خواجہ محمد رفیق مرحوم کی میت کو ان کے رشتہ داروں کے فیصلہ کے مطابق میانی صاحب کے قبرستان میں بانی ادارہ نوائے وقت حمید نظامی مرحوم کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔

خواجہ رفیق کے مبینہ قاتلوں کے خلاف مقدمہ کا اندراج

پولیس کو سات ملزموں کے نام بتائے گئے: ابتدائی رپورٹ سربمہر کر دی گئی

لاہور ۱۰ دسمبر (سٹاف رپورٹر) پولیس تھانہ قلعہ گوجر سنگھ نے پاکستان اتحاد پارٹی کے سربراہ اور محب وطن سیاسی لیڈر خواجہ محمد رفیق کے قتل کے الزام میں گنج بازار کے محمد طفیل بٹ کی رپورٹ پر مقدمہ درج کر لیا ہے اور ابتدائی رپورٹ میں نامزد کردہ ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ محمد طفیل بٹ نے پولیس تھانہ قلعہ گوجر سنگھ کے روبرو بیان کیا کہ غلام رسول اور سید نذیر حسین اشفاق اور خواجہ محمد رفیق ساتھ ساتھ آ رہے تھے کہ اچانک حملہ آوروں کے ایک گروہ نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور اشفاق کو مارنا شروع کر دیا خواجہ محمد رفیق پر محمد عالم بٹ نے گولی چلا دی جو انہیں سر میں لگی اور وہ فوراً گر پڑے اسی دوران ایک دوسری گولی ان کے دل میں پیوست ہو گئی طفیل بٹ نے بیان کیا کہ حملہ آوروں میں سے محمد ایوب ... غلام رسول اور سید نذیر حسین کو بھی چند حملہ آوروں کو پہچانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حملہ آوروں کی صحیح تعداد کا علم نہیں لیکن ان میں ... ملک صدیق، نواب پہلوان، مرزا مجید اور عبدالمجید شامل تھے ... پہلوان، مرزا مجید اور مجید کے پاس ریوالور نہیں تھے جبکہ باقی سب مسلح تھے اس نے بتایا کہ خواجہ رفیق سر میں گولی لگتے ہی گر پڑے اور غلام رسول عالم بٹ کے پیچھے اسے پکڑنے کے لئے بھاگا۔ عالم بٹ بھاگتے ہوئے بھی گولیاں چلاتا رہا اور ایجرٹن روڈ کی جانب نکل گیا۔ یہاں پر ایک ریلا عالم بٹ اور غلام رسول کے درمیان حائل ہو گیا اور یوں عالم بٹ غائب ہو گیا۔ قلعہ گوجر سنگھ پولیس نے ابتدائی رپورٹ سربمہر کر دی ہے ابھی تک کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔

وزیراعلیٰ ملک معراج خالد کا تعزیتی پیغام

لاہور ۱۰ دسمبر (اے پی پی) پنجاب کے وزیراعلیٰ ملک معراج خالد نے خواجہ محمد رفیق کے وحشیانہ قتل کی شدید مذمت کی ہے انہوں نے مرحوم کے پسماندگان کے نام اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ مرحوم کی اچانک اور بے وقت موت سے قوم ایک سرگرم کارکن کی خدمات سے محروم ہو گئی ہے جو ایک انتھک خادم قوم تھے اور جنہوں نے تمام زندگی عوام کی بہبود کے لئے کام کیا ملک معراج خالد نے دعا کی ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

طالب علم لیڈروں سے اسلحہ برآمد ہوا تھا: ڈپٹی کمشنر

لاہور ۱۰ دسمبر (سٹاف رپورٹر) لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس کرم الٰہی چوہان اور مسٹر جسٹس ایس اے رحمان پر مشتمل ڈویژن بنچ کے روبرو پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر مسٹر جاوید ہاشمی اور ان کے دیگر ساتھیوں کو حبس بے جا کی درخواست کی سماعت کے دوران ڈپٹی کمشنر لاہور کے تحریری بیان میں بتایا گیا کہ پولیس نے جاوید ہاشمی سے ایک پستول، ۸ گولیاں، اور پرویز الطاف سے ایک پستول دو گولیاں، ...

ملتان میں تحریک کے جلوس پر حملہ

۱۵ افراد زخمی، ۱۲ گرفتار

۱۱ افراد گولیوں سے مجروح ہوئے ہیں

ملتان ۱۰ دسمبر (نمائندہ خصوصی) آج یہاں تحریک استقلال کے جلوس پر پیپلز پارٹی کے سینکڑوں حامیوں نے حملہ کر دیا جو خود بھی جلوس کی شکل میں تھے اور جن میں سے بعض بندوقوں، پستولوں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھے۔ پندرہ افراد زخمی ہو گئے۔ گیارہ گولیاں لگنے سے اور چار افراد ڈنڈوں اور کلہاڑیوں سے مجروح ہوئے۔ [illegible]

آج سے لاہور میں جلوسوں پر مکمل پابندی ہوگی

دو یا تین کی ٹولیوں میں بھی جلوس نہیں نکل سکے گا

لاہور ۱۰ دسمبر (اے پی پی) صوبائی حکومت نے کل سے جنازہ کے جلوس کے سوا لاہور میں ہر قسم کے جلوس کی ممانعت کر دی ہے دفعہ ۱۴۴ پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔ اور دو دو تین تین کی ٹولیوں میں بھی کوئی جلوس نہیں نکالا جا سکے گا۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت پانچ یا اس سے زائد افراد کے اجتماع پر پہلے ہی پابندی عائد کی گئی تھی تاکہ شہریوں کے جان و مال محفوظ رہیں کیونکہ انہیں خطرہ تھا۔

آئندہ اپریل سے تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو روزگار کی فراہمی شروع ہو جائے گی

راولپنڈی ۱۰ دسمبر (اے پی پی) منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر قمر الاسلام نے کہا ہے کہ اگلے سال مارچ تک کمیٹیوں کی مدد سے ملک بھر میں تعلیم یافتہ بے روزگار افراد کے تمام کوائف مرتب ... [illegible] ... کرتا ہوا اور نئے سسٹم کے تحت پیدل چلنے والے، رکشا، ٹیکسی، موٹر سائیکل وغیرہ پر سفر کرنے والے کی زندگی کا بھی بیمہ شدہ تصور ہوگی۔

لاہور ۱۰ دسمبر (اے پی پی) مغربی پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک سے ہنگامی حالت ختم کر کے شہری آزادیاں بحال کی جائیں

۱۸ سال سے زائد عمر کے ہر شہری کو شناختی کارڈ رکھنا ہوگا

اسٹیٹ بنک ہر شخص اور تنظیم کے حسابات کی جانچ پڑتال کرے گا

زرمبادلہ ایکٹ کے تحت جرم ناقابل ضمانت بنا دیا گیا: صدارتی کابینہ کے فیصلے

[illegible]

لاہور میں تحریک استقلال کے پرامن جلوس پر شرپسندوں کی خشت باری

لاہور ۱۰ دسمبر (سٹاف رپورٹر) تحریک استقلال کے زیر اہتمام آج ایک جلوس نیلا گنبد سے نکالا گیا۔ جس کی قیادت تحریک استقلال کے سربراہ ایئر مارشل اصغر خان نے کی جلوس شاہراہ قائداعظم سے ہوتا ہوا اسمبلی ہال کے سامنے تین بجکر چالیس منٹ پر منتشر ہو گیا۔ جلوس نے راستے میں بنگلہ دیش نامنظور کے نعرے لگائے جلوس میں پاکستان اتحاد پارٹی، سنی پارٹی اور وکلاء نے شرکت کی۔ راستے میں بعض لوگوں نے ایئر مارشل کے خلاف نعرے لگائے اور جلوس پر پتھر اور روڑے پھینکے والے پٹاخے چھوڑے۔ یہ لوگ جلوس منتشر ہونے کے وقت اسمبلی ہال کے آس پاس جمع ہو گئے۔ جلوس پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔

غنڈوں نے ایئر مارشل کو فحش گالیاں بھی دیں لیکن جلوس میں شریک کارکن مشتعل نہ ہوئے اور جلوس نیلا گنبد سے چل کر اسمبلی ہال کے سامنے منتشر ہو گیا لیکن غنڈے اسمبلی ہال کے آس پاس نعرے لگاتے ہوئے موجود رہے اور جب جلوس کے قائدین وہاں سے روانہ ہونے والے تھے تو غنڈوں کا ایک جتھا اسمبلی ہال کے پیچھے منٹگمری روڈ پر چلا گیا۔ خواجہ محمد رفیق جب گھر واپس جانے کے لئے وہاں سے گزرے تو ان پر فائرنگ کی گئی۔

تہذیب و شرافت کا جنازہ

لاہور ۱۰ دسمبر (نمائندہ جسارت) آج لاہور میں تحریک استقلال کے جلوس کے دوران پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی جانب سے جس بدتمیزی کا مظاہرہ کیا وہ پہلے کبھی سیاسی زندگی میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ یوں تو جلوس کے سارے راستے میں پیپلز پارٹی کے کارکن جلوس پر آوازے کستے ہوئے ہنگامہ آرائی کرتے رہے تاہم یہ سب کچھ اس وقت انتہا پر پہنچ گیا جب ایک کارکن اصغر خان کے سامنے ازار بند کھول کر کھڑا ہو گیا۔ اس موقع پر پولیس نے اس نوجوان کو پکڑ کر اپنے کار میں بٹھا لیا۔

حکومت بلوچستان کا تختہ الٹنے کے الزام میں چار افراد کو گرفتار کر لیا گیا

کوئٹہ ۱۰ دسمبر (اے پی پی) ژوب کے ضلع جاغی میں چار افراد میر عطاء محمد مینگل، مسٹر محمد افضل نواب خان مینگل اور مولوی عبدالمجید کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ان افراد کو اس سازش میں ملوث ہونے کے نتیجے میں گرفتار کیا گیا ہے جس کا مقصد بلوچستان کی آئینی جمہوری اور عوام کے منتخب نمائندوں پر مشتمل صوبائی حکومت کا غیر قانونی ذرائع سے تختہ الٹنا تھا۔

سکھر میں مسافر اور مال گاڑی میں تصادم

جانی نقصان نہیں ہوا۔ انجن تباہ ہو گئے

سکھر ۱۰ دسمبر (اے پی پی) یہاں ریلوے سٹیشن کے بیرونی سگنل پر ایک مسافر اور مال گاڑی میں تصادم سے سکھر حبیب کوٹ سیکشن پر کئی گھنٹے تک گاڑیوں کی آمد و رفت بند رہی۔ مسافر گاڑی کی ایک بوگی اور انجن اور مال گاڑی کا انجن تباہ ہو گیا۔ تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ حادثے کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ بعض ریلوے ملازمین کو ملازمت سے معطل کر دیا گیا۔

جگ جیون رام کی جنگی تیاریاں

پریمی کا روپ بھی ہے، ساونت کی سی دھج بھی
پنچم بھی راگ میں ہے اور ساتھ ہی کھرج بھی
ہیں امن کے بھی خواہاں اور جنگ کے بھی طالب
آہنگِ امن میں ہے توپوں کی گھن گرج بھی

وقار انبالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدائے پاکستان ٹرانٹو کینیڈا



عیدِ قرباں کا پیغام

"— خدا جن لوگوں سے محبت کرتا ہے ان کو امتحان اور آزمائش میں بھی ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ جو شے آپ کو سب سے زیادہ عزیز ہو اس کی قربانی دیں، حضرت ابراہیمؑ نے حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے، اپنی عزیز شے کی قربانی پیش کی، آج بھی خداوند کریم ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں کا امتحان لے رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہت ہی بڑی بڑی قربانیاں طلب کی ہیں، ہماری نوزائیدہ مملکت دشمن کے لگائے زخموں سے چور ہے! ہندوستان میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر ظلم توڑے جا رہے ہیں .... چاروں طرف سے ہمیں تاریک بادلوں نے گھیر رکھا ہے، مگر ہم ان کے خوف سے رک نہیں سکتے کیونکہ مجھے یقین ہے، اگر ہم نے قربانی کا وہی جذبہ پیش کیا، جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا تو مصیبتوں کے بادل چھٹ جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کی طرح ہم پر بھی اپنی رحمتوں کی بارش کرے گا۔"

قائد اعظم

داستانِ براہیمی

شیخ عبدالغفار اشرام اے

اسلام کا پانچواں رکن حج کیا ہے؟ دنیا کے موحد اعظم جناب حضرت خلیل علیہ السلام کی اتھاہ قربانیوں ان کے خدائے واحد دنیاز سوز و ساز اور جذب و انجذاب کے اعمال کی نقالی۔ اور ان کے جلیل القدر خاندان کے افراد کی والہانہ عشوہ طرازیوں کی یاد آوریاں ہیں۔

حضرت خلیل اللہ کی ساری زندگی ہر مومن قانت کے لئے ایک مفصل پروگرام اور بہترین نمونہ ہے۔ جو توحید کے لئے سرکٹ جانے کی دعوت دیتا ہے۔ کبھی وہ دلائل و براہین سے توحید کا سبق دیتے ہیں۔ کبھی ضرب ابراہیمی سے بتان آزری کو چکنا چور کر ڈالتے ہیں کبھی آتش نمرود میں مردانہ وار چھلانگ لگا دیتے ہیں اور کبھی خدا کی راہ میں گھر بار اور وطن کو الوداع کہتے ہیں اور کبھی جگر گوشے اور شریک زندگی کو خدا کے حکم کے مطابق ریگ زاروں میں تنہا چھوڑ آتے ہیں۔ اور کبھی خدا کی خوشنودی کے لئے لخت جگر کو مقتل میں لا کھڑا کرتے ہیں۔ داستان ابراہیمی میں ہمارے لئے ہزاروں سبق اور متعدد اصول نوشتے ہیں یہ موحد اعظم کی سالانہ یاد بھی ہے اور یہ جیسے عزم و قربانی کی سالانہ تقریب بھی۔ باپ کا اخلاص اور بیٹے کی اطاعت کا نمونہ بھی ہے۔ اور خاوند کے ایثار اور بیوی کی تعمیل کی سالگرہ بھی!!!

اے امت مسلمہ کے فرزندو! ان سب اطاعت شعاریوں کے مطلب تم اور صرف تم ہی ہو۔ اٹھو زمانہ کے مرد وار سے ٹکرا جاؤ۔ اسلام کے راہ کے ہر کانٹے کو ہٹا دو۔ سروں پر کفن باندھ کر خدا تعالیٰ کے حضور لبیک لبیک کی ہی پکار سے شب و روز بدل ڈالو۔ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جگر گوشوں کو میدان میں لاؤ۔ تمہارے لئے پڑے ہے جیسے

خدا کی فراز مندی جہاں کی سروری اب بھی بقیہ ایں ہم
آج بھی ہو گر ابراہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے آج بھی انداز گلستاں پیدا

ذوالحجہ کے ماہ کرم میں جب میں کائنات عالم سے حجاج کرام کے قافلے بیت اللہ شریف اور حرم محترم کی طرف ایک والہانہ انداز میں رواں دواں دیکھتا ہوں۔ تو میری آنکھوں میں مسرت کے آنسو چھلک آتے ہیں۔ اور میری یاد مجھ آج سے چار ہزار سال قبل کے بابل کی سرزمین میں لے جاتی ہے جہاں نمرودی دور میں جد انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید کی پہلی آواز بلند کر کے بتان آزری پر تیشہ چلا کر مومن قانت کا ایسا شاندار کردار ادا کیا جو ساری انسانیت کے نزدیک بے مثال اور بہترین نمونہ قرار پایا اور خود خداوند قدوس نے اپنی ساری آسمانی کتابوں میں اسے سراہا۔

یہ دیکھنا! دنیا کے گوشہ گوشہ سے عربی عجمی۔ گورے کالے۔ سفید و سرخ۔ چینی جاپانی۔ مشرقی و مغربی۔ بچے بوڑھے مرد عورت۔ امیر و غریب۔ پیدل و سوار۔ اور اولاد آدم۔ انبوہ در انبوہ اور گروہ در گروہ کفن پہنے۔ احرام باندھے۔ ہر کوہ و بیابان اور پستی و فرازی سے تحمید ربانی کے نغمے گاتے دنیا کے اس مقام عظیم کی طرف جا رہے ہیں۔ جسے خدا نے اول بیت وضع للناس بیکۃ مبارکاً فرمایا اور اقبال نے یوں ادا کیا ہے ؎

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

یہ مناسک حج کیا ہیں! یہ طواف کعبہ۔ یہ سعی صفا و مروہ یہ لبیک۔ یہ قربانی اور میدان عرفات میں کفن پہنے خداوند کے حضور لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک۔ الملک لا شریک لک پکارنا۔ یہ سب خاندان ابراہیمی کی دلنوازیوں کی عکاسی اور نقالی ہی ہے جو خدا کے احکام کی تکمیل کے دوران عمل کا جامہ پہن کر ظاہر ہوئیں۔ انسانیت عظمیٰ کی تاریخ نے انہیں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا۔ اور خدا نے امت مسلمہ کے لئے "حج" کے نام سے ایک دین الٰہی سالانہ تقریب میں پاکیزگی۔ طہارت اور گناہوں کا کفارہ بنا دیا۔ یہ سب جلیل القدر حضرت خلیلؑ کے راز و نیاز اور دلنوازی و دلبری کی حرکات و سکنات تھیں۔

موحد اول کا استدلال توحید

جب انسان پر یہ گمان ہو گیا کہ ستارہ منور ہوا تو ستارہ پرستوں نے اسے خدا قرار دیا۔ جب چاند اور سورج ضوفشاں ہوئے تو مشرکوں نے ان مظاہر قدرت کو خدا سمجھ کر سر اطاعت جھکا دیا۔ لیکن حضرت ابراہیم نے اعلان کر دیا کہ میں ان ڈوب جانے والوں کو خدا نہیں مان سکتا جب نمرود نے اپنی خدائی کے لئے حضرت ابراہیم سے اقرار لینا چاہا۔ تو یہ موحد اعظم اس کے ناجبروت دربار شاہی کو خاطر میں لاتے ہوئے پکار اٹھا کہ خدا تو وہ ہے۔ جو زندگی اور موت کا مالک ہے۔ اس نے ایک مجرم کو پھانسی دے کر اور دوسرے کو آزاد کر کے اپنی خدائی اور موت و حیات پر اپنے قبضہ کا مظاہرہ نیز ثبوت دے کر حضرت ابراہیمؑ کو لاجواب کرنا چاہا۔ لیکن جب انہوں نے کہا اچھا تو۔ آفتاب کو مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کر کے دکھا دو۔ تو وہ کھسیانا ہو کر رہ گیا۔ لیکن اپنی خفت مٹانے کے لئے حضرت خلیلؑ کو آگ کے ایک بہت بڑے الاؤ میں ڈال دیا۔ جب آگ بھی ان کا بال بیکا نہ کر سکی۔ تو انہیں جلا وطنی پر مجبور کر دیا۔ لیکن ان کے پائے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔ ان شاندار میں یہی وہ پکار اٹھے۔

"میں اپنے آپ کو اس ذات کی طرف پھیرتا ہوں جس نے ان آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میرا طریقہ خالص توحید ہے۔ میں ان مشرکوں کے گروہ میں سے نہیں ہوں"۔

ہجرت الی اللہ

جب اس موحد قانت پر وطن کی سرزمین تنگ ہو گئی تو آپ نے مصر کی سرزمین کو اپنی تبلیغ کا مرکز بنا لیا۔ کچھ عرصہ بعد یہاں بھی حاقدین اور کینہ پروروں کا ایک گروہ پیدا ہو گیا۔ جب اس علمبردار توحید کا یہاں رہنا دشوار ہو گیا۔ تو ارض مقدس فلسطین کی طرف منتقل ہو گئے

حضرت ذبیح اللہ کی ولادت

جب حضرت خلیل علیہ السلام کی عمر بڑھاپے کو پہنچی۔ جوانی کی بہاریں جب خزاں کی شام سے ہمکنار ہونے لگیں تو وہ خداوند کے حضور بے اختیار ایک فرزند صالح کے لیے پکار اٹھے۔ دست دعا اٹھایا اور نسل ابراہیمی کی بقا کے لیے دعا فرمائی۔ خداوند عالم نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے ایک حسین و جمیل فرزند عطا فرمایا۔ زندگی کی شب تاریک میں مسرت جلوہ گر ہوئی۔ حضرت اسماعیل نام تجویز فرمایا اور بے اولاد گھرانہ بچے کی موجودگی سے پر مسرت گہوارہ بن گیا۔

ریگ زار حجاز میں سکونت

لیکن ایک نئی آزمائش حضرت ابراہیم کی منتظر تھی حکم خداوندی کے مطابق آپ اس نو مولود بچے اور ان کی والدہ کو ایک دور دراز مقام پر چھوڑ آئے۔ یہ حجاز مقدس کا علاقہ ہے۔ خانہ کعبہ کے نزدیک لا کر ان دونوں کو چھوڑ دیا۔ لق و دق صحرا۔ بے برگ و گیاہ صحرا۔ ہولناک اور غیر آباد ریگستان۔

باد صرصر کے جھونکے اور جھلسا دینے والی لو سے انسانی زندگی کا کیف تلخ ہو رہا تھا۔ جب حضرت ابراہیمؑ واپس جانے لگے حضرت ہاجرہ نے انتہائی حسرت و یاس سے پوچھا:

"اس خوفناک بیابان اور ہولناک صحرا میں ہمیں کس کے حوالے کئے جا رہے ہیں۔ یہ معصوم بچہ۔ ہماری بھوک پیاس اور درندوں اور بھیڑیوں سے بچاؤ کی کیا صورت ہوگی۔ اس تپتی ہوئی ریت اور جلا دینے والی دھوپ سے کیسے محفوظ ہوں گے!"

حضرت ہاجرہ شدت جذبات سے گڑگڑانے لگیں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ نکلی

حضرت ابراہیم نے اطمینان سے جواب دیا "ہاجرہ! اللہ تعالیٰ کا حکم یوں ہی ہے"

"جب خدا کی رضا یہی ہے تو ہماری بھی رضا یہی ہے!" اتنا تھا حضرت ہاجرہ سنبھلیں، رنج و ملال کے بادل چھٹ گئے اور زبان سے پکار اٹھیں:

"مجھے تو خدا کے لطف و کرم پر پورا پورا بھروسہ ہے وہ یقیناً ہمیں اپنی عاطفت کی پناہ میں رکھے گا اور ضائع نہ کرے گا"

تاریخ کھڑی مسکرا رہی تھی کہ اس لق و دق صحرا میں یہ کمزور انسانی روحیں ایک ایسی عظیم ہجرت اور ملت کی تعمیر کا اہتمام کر رہی ہیں جو قیامت تک مقام عظمت پر فائز رہیں گی اور ان کے ذریعہ قدرت کے متعدد عجوبے ظہور پذیر ہوں گے۔

بچہ جب بھوک سے ماہی بے آب کی طرح تلملانے لگا تو ماں کی مامتا بے قرار ہو گئی۔ وہ مادر واحد و والہ کی طرح پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کی دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے لگیں۔ جب بچہ کی ولدوز اور بے قرار چیخیں سنتیں تو پھر واپس آ جاتیں، سات بار یہی ماجرا پیش آیا وقفہ بچے کی ایڑیوں سے ایک شیریں چشمہ پھوٹ پڑا جس کے پانی میں بھوک اور پیاس دونوں کا مداوا موجود تھا جسے دنیا اب چشمہ زمزم کے نام سے جانتی ہے۔

"اے دنیا کے بڑے بڑے انسانو! کیا تم ہولناک صحرا کی وسعتوں میں تن تنہا اکیلی بے آسرا خاتون کی طرح رہنے کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کر سکتے ہو؟"

صفا و مروہ کی سعی اور سات بار دوڑنا بھی حضرت ہاجرہ کی بے قرار مامتا کی نقل حج کا ایک عظیم جزو ہے۔ جس سے یہ دونوں "ماں اور بچہ" تاریخ کے لازوال کردار بن گئے ہیں۔

ذبح عظیم

جب بچہ جوانی کی حدود میں داخل ہوا تو خدا کے حکم کے مطابق حضرت خلیل علیہ السلام بھی پہنچ گئے۔ ایک اور آزمائش ان دونوں باپ بیٹے کی سرفرازی کی راہ تک رہی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ مشیت ایزدی کچھ یوں ہے کہ اس اکلوتے نوجوان بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کر دو۔ حضرت خلیلؑ نے سمجھا کہ پیغمبر کا خواب کوئی خواب پریشان نہیں ہوتا بلکہ نبوت کا حصہ ہوتا ہے۔

فرزند جلیل سے پوچھا "بیٹے! میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں تجھے اللہ کی راہ میں ذبح کر رہا ہوں۔ بول تیری کیا رائے ہے؟"

وہ ہونہار اور خانوادہ نبوت کا جگر گوشہ بول اٹھا:

"اے ابا جان! جو حکم ملا ہے اسے کر گذریئے آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا ہی پائیں گے"

جب باپ اپنے نوجوان لخت جگر کو مقتل کی طرف لے جا رہا تھا تو شیطان نے ہر چند دلائل و براہین سے راستہ روکنا چاہا۔ اس بڑھاپے میں واحد سہارے کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر دینے سے عار دلائی لیکن مقام نبوت کے آگے شیطان کی حیلہ کاریاں ہمیشہ ناکام رہی ہیں۔ حق و باطل اگرچہ ہمیشہ ستیزہ کار رہے ہیں لیکن حق ہمیشہ غالب رہا ہے۔ حضرت خلیل علیہ السلام شیطان کو مار بھگایا۔ حج کے دوران جمرہ اعظم و اکبر پر کنکر مارنا آپ کے اسی فعل کی نقل ہے جسے رمی کہتے ہیں۔

جب بوڑھے باپ نے پوری توانائی سے اپنی تیز چھری پسر عزیز کی گردن پر چلا کر حکم خداوندی کی تعمیل کرنا چاہی تو غیب سے ندائے حق آئی۔

"ابراہیم! تم نے خواب سچا کر دکھایا"

قدرت حق سے ایک مینڈھا پہنچ گیا۔ خداوند قدوس نے بیٹے کی بجائے اس مینڈھے کی قربانی ہی قبول فرمالی۔ اے امت مسلمہ کے فرزندو! اور اے وحدہ لاشریک کا کلمہ پڑھنے والو! یہ جو ہر سال لاکھوں جانوروں کا خون بہاتے ہو ان کی کھالیں اتارتے اور ان کے گوشت اور ہڈیاں کو چباتے ہو اور اپنے کام و دہن کی لذتوں سے شاد کام ہوتے ہو۔ یاد رکھو یہ تمہارے حقیقی جگر گوشوں کی یادداشت ہی تو ہے۔ مبادا تم قربانی کا حقیقی روح بھول جاؤ اور صرف شکم سیری کو اصل سمجھ بیٹھو۔

اسلام ہر زمانہ میں اپنے فرزندوں کو قربانی کے لیے پکارتا ہے یہ قربانی اعلائے کلمۃ الحق اور دین مرسل کی سرفرازی و سربلندی کے لیے مطلوب ہے اور آج تو اسلام کو اپنے فرزندوں کی قربانی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ دین حنیف ہر جگہ کمزور ہو رہا ہے۔ اسلام کی حقیقی روح مرجھا رہی ہے قرآن مجبور ہو چکا ہے اور اسلام کی تہذیب کو مٹانے کے لیے ہر قسم کا کفر ملت واحدہ بن کر حملہ آور ہو چکا ہے یہ عید الاضحیٰ پھر تمہیں سنت ابراہیمی یاد دلانے کے لیے آ رہی ہے۔

صحابہ نے ایک بار پوچھا حضور! یہ قربانی کیا ہے؟ جناب رسالت مآب نے فرمایا:

"سنت ابیکم ابراہیم۔ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے"

کیا سنت ابراہیم یہ نہ تھی کہ اپنے اکلوتے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خدا کی راہ میں خود اپنے ہاتھ سے ذبح کے لیے لٹا دیا کیا کبھی ہم نے سنت ابراہیمی کو حقیقی معنوں میں انجام دیا ہے؟

بنیاد کعبہ

اب قدرت نے ان دونوں باپ بیٹے سے ایک اور تاریخ ساز کام لینا ہے وہ ہے تعمیر حرم بنیاد کعبہ۔ حضرت آدم کا بنا کردہ کعبہ کی بنیادیں استداد زمانہ سے ناپید ہو گئی تھیں۔ خداوند قدوس نے حضرت خلیل اور ان کے پسر جلیل کو انہیں قدیم بنیادوں پر بیت اللہ کی تعمیر جدید کا حکم دیا تاکہ اہل توحید کے لیے ایک مرکز اور امن و سلامتی کی جگہ قرار پائے۔

وہ دیکھنا حضرت ابراہیم اس کبر سنی اور بڑھاپے کے باوجود نوجوان بیٹا اسلام کے کرتے ہیں اور تیر اٹھاتے ہیں کو کھڑے ہیں اور خداوند قدوس سے بطریق راز و نیاز عرض بھی کر رہے ہیں۔

"اے پروردگار عالم! ہمارے اس عمل کو قبول فرما، تو ہی دعاؤں کا سننے اور ہر بات کا جاننے والا ہے۔

اے خداوند قدوس! تو ہمیں توفیق ارزانی فرما کہ ہم تیرے حضور سر نیاز جھکائے رہیں ہماری نسل سے ایک امت مسلمہ پیدا کر اپنی عبادات و اطاعت کے طور طریقے ہمیں سکھا ہماری توبہ قبول فرما، کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا سب سے بڑھ کر مہربان ہے"

لو! دیکھنا کعبہ کی تعمیر مکمل کر لی گئی چار ہزار سال سے خدا کا یہ اولین گھر پرستاران رب ذوالمنن کا مرجع اور مطاف ہے اور توحید کے پروانوں کا مرکز اور جائے امن و سکون ہے۔

خدا نے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ کی نسل سے ان کے دو ہزار سال بعد ایک آخری جلیل القدر پیغمبر کو آخری شریعت دے کر فلاح انسانیت کی طرف بھیجا۔ جس پر کائنات کی حجت تمام ہو گئی۔ اب اس نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس کتاب کے بعد کوئی کتاب نہیں اور اس شریعت کے بعد کوئی شریعت نہیں۔ گزشتہ چودہ سو سال کا طویل عرصہ ایک بات کا عملی ثبوت ہے

اب جبکہ حضرت ختم الرسل کو اس دنیا سے رنگ و بو سے رحلت فرمائے قریباً چودہ سو سال ہو رہے ہیں تمام شیطانی قوتیں اسی معمار حرم کے تعمیر کردہ حرم کے درپے ہو رہی ہیں۔

یہود و نصاریٰ نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے اپنی زندگیاں اور اپنی ساری توانائیاں وقف کر دی ہیں۔ وہ ۱۹۶۷ء سے اسلام اور مسلمانوں کے ایک ایک نشان کو مٹانے کے لیے لگاتار اقدامات کر رہے ہیں۔ ان

پندرہ روزہ

ٹورنٹو، کینیڈا

صدائے پاکستان

عید الضحیٰ نمبر

۱۵ جنوری ۱۹۷۳ء

اِنّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

سورۃ انعام

میں اپنا رُخ اس ذات کی طرف کرتا ہُوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں توحید کا اقرار کرنے والا ہُوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہُوں۔ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو تمام دُنیا کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت خم کرنے والا میں ہی ہُوں

